REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۱　　شمارہ ۴۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۳ محرم الحرام ۱۴۰۳ ھ　　۲۱ اخاء ۱۳۶۱ ہش　　۲۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ اخاء (اکتوبر) - حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ربوہ سے آنے والے ایک مہمان دوست کی زبانی یہ خوشکن اطلاع ملی ہے کہ حضور پُر نور بیرونی ممالک کا انتہائی کامیاب اور بابرکت دورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۱۳ ماہِ رواں کو بخیر و عافیت ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ حضور نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اختتامی اجلاس میں شمولیت فرمائی۔ بفضلہ تعالیٰ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ - اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام ہمام کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں آپ کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین

☆ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے بارہ میں قبل ازیں یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ آپ بیرونِ ملک سفر سے مورخہ ۱۸ ماہِ رواں کو واپس قادیان پہنچ رہے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ اس پروگرام میں تبدیلی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

☆ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ +

برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

مختلف مقامات پر منعقدہ استقبالیوں اور پریس کانفرنسوں سے بصیرت افروز خطاب

قادیان ۱۵ اخاء (اکتوبر) — برطانیہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے بارہ میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی جانب سے مورخہ ۳۰ تبوک (ستمبر) رات گیارہ بجے بذریعہ فون ملنے والی جو تازہ ترین اطلاع روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۴ اخاء (اکتوبر) میں درج ہوئی ہے اس کے مطابق حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احبابِ جماعت کو السلام علیکم اور عید مبارک کا مشفقانہ تحفہ ارسال فرمایا ہے۔

اسی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضور ۲۰ ستمبر بروز سوموار برطانیہ کی جماعتوں کے دورے پر لنڈن سے باہر تشریف لے گئے۔ حضور کا قافلہ شام چھ بجے کے قریب ہڈرز فیلڈ پہنچا۔ جہاں جماعت کے احباب و خواتین جمع تھے۔ حضور کا استقبال مشن کے باہر ہڈرز فیلڈ کے میئر نے کیا۔ تقریب میں شمولیت کے لئے انگریز دوست بھی شامل تھے۔ حضور نے تمام حاضرین سے مصافحہ کیا۔ اور انفرادی گفتگو بھی فرماتے رہے۔ اوّلاً حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ پھر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس کے بعد حضور احبابِ جماعت میں تشریف فرما رہے اور مجلسِ ارشاد منعقد ہوئی۔ جس میں احباب نے مختلف سوالات کئے۔ یہ رُوحانی مجلس ساڑھے دس بجے رات تک جاری رہی۔ حضور نے رات ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔

مورخہ ۲۱ ستمبر کو حضور لیک ڈسٹرکٹ تشریف لے گئے جہاں حضور نے ڈاکٹر حمید احمد خان کے گھر قیام کیا۔ شام کو حضور نے ۳۰ کے قریب انگریز خواتین کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اور سوالات کے جواب دیئے۔ یہ خواتین اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر حمید صاحب کے زیر تبلیغ ہیں۔ یہ مجلس کافی دیر تک جاری رہی۔

۲۲ ستمبر کو حضور ایڈنبرا اسکاٹ لینڈ تشریف لے گئے۔ تین بجے دوپہر مشہور یورپین مستشرق منٹگمری واٹ حضور سے ملاقات کے لئے ہوٹل آئے۔ ان کے ساتھ حضور نے اسلام کے بارہ میں تقریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو کی۔ اس روز شام ساڑھے پانچ بجے حضور سکاٹ لینڈ کے احباب میں تشریف فرما ہوئے اس دوران بعض غیر از جماعت احباب بھی حضور سے مسائل دریافت فرماتے رہے۔ اسی ہوٹل میں نماز ظہر و عصر با جماعت ادا کی گئی۔ ۲۳ ستمبر کو حضور نے سکاٹ لینڈ کے شمالی علاقے کا دورہ کیا۔ ۲۴ ستمبر کو جمعہ کے روز گلاسکو پہنچے۔ جہاں پر حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ بعد میں اسی ہوٹل میں آئے ہوئے لوگوں سے گفتگو فرمائی۔ اور سوالات کے جواب دیئے۔ کلائیڈ ریڈیو کے نمائندہ نے حضور کا انٹرویو لیا۔ جو آدھ گھنٹہ کے بعد نشر ہوا۔ نمازِ جمعہ حضور نے گلاسکو مشن میں پڑھائی۔ خطبہ میں حضور نے دجال کی حقیقت بیان فرمائی۔ اسی روز شام کو بریڈ فورڈ واپس پہنچے اور ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب کے گھر قیام فرمایا۔

۲۵ ستمبر صبح گیارہ بجے بیت الحمد مشن میں تشریف لے آئے جہاں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اور احباب سے گفتگو کی اور سوالات کے جوابات دیئے۔ بعد میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے بعد مشن میں ہی

(باقی صفحہ ۵ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

•

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی تشریف لے جاسکتے ہیں۔ اور اس طرح ہر دو رُوحانی اجتماعات سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حبیب ماما مارکیٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

(کے۔ صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے نشنل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۶۱ ہش

اسرائیلی دانشوروں کی ٹیم قبر مسیح پر

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان جب تک عقائد صحیحہ کے مضبوط قلعہ میں پناہ گزیں رہے دنیا کا کوئی بھی باطل نظریہ دلائل و براہین کے میدان میں انہیں شکست نہیں دے سکا۔ مگر جونہی مسلمانوں کی توجہ اس طرف سے ہٹی، عیسائیوں نے اس کی پختہ دیواروں میں خفیہ سرنگیں بنانی شروع کر دیں۔ اور بالآخر وہ اس قلعہ میں داخل ہو کر مسلمانوں میں اپنے غالیانہ عقائد کی ترویج میں کامیاب ہو گئے۔

عیسائی پادریوں کے ذریعہ مسلمانوں میں رواج پانے والے ان ہی غلط عقائد میں ایک خطرناک عقیدہ یہ بھی تھا کہ تمام انبیاء کے مقابلہ میں یہ فضیلت صرف حضرت مسیح ناصری کو حاصل ہے کہ وہ بجسم عنصری دو ہزار سال سے آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں تمام دنیا کی رشد و ہدایت کے لئے دوبارہ نازل ہوں گے۔

اس عقیدہ کے زہریلے اثرات نے نہ صرف مسلمانوں کے بنیادی عقیدہ کی دیواریں متزلزل کر دیں بلکہ ان کی دینی غیرت و حمیت کو بھی مسخ کر دیا۔ جب عیسائی منادوں نے اس بارے میں مسلمانوں کو کلی طور سے اپنا ہمنوا بنا لیا تو انہوں نے جھٹ پینترا بدل لیا۔ اور مشہور امریکی پادری مسٹر ای۔ ڈبلیو بیجھمن کے الفاظ میں یہ راگ الاپنے لگے کہ:-

"مسلمان مانتے ہیں کہ محمد فوت ہو گئے اور وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ مسیح زندہ ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔"

(برج ٹو اسلام صہ ۲۸۷)

چنانچہ عین اُس وقت جبکہ عیسائیت اپنی اس شاطرانہ چال کے ساتھ عالم اسلام میں اپنا اثر و نفوذ پیدا کر رہی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اسلام کے ایک بطل جلیل کی حیثیت میں مبعوث فرمایا۔ اور اپنی جناب سے آپ کو دلائل و براہین کا وہ ہتھیار عطا فرمایا جس کے مقابلہ کی پادریوں میں طاقت نہ تھی۔ آپؑ نے قرآن حکیم، احادیث نبویہؐ، اناجیل اور کتب تواریخ کے ناقابل تردید دلائل سے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح نہ تو صلیب پر فوت ہوئے اور نہ ہی آسمان پر اٹھائے گئے بلکہ واقعہ صلیب کے بعد آپ فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر آئے۔ اور یہیں پر فوت ہو کر محلہ خانیار سرینگر میں مدفون ہیں۔ اسی کے ساتھ آپؑ نے اپنی جماعت کو یہ تاکیدی نصیحت فرمائی کہ:-

"خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو، تا یہ دین زندہ ہو۔"

(کشتی نوح صہ ۲۸)

ابتداءً اس سنسنی خیز انکشاف پر نہ صرف دنیائے عیسائیت کی طرف سے بلکہ خود مسلمان علماء کی طرف سے بھی آپؑ کی شدید مخالفت ہوئی۔ حتیٰ کہ آپؑ پر کفر کے فتوے بھی لگائے گئے۔ مگر آہستہ آہستہ دانشور طبقہ اس نظریہ کی معقولیت کو تسلیم کرتا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ آج خود مغربی اقوام بھی اس سلسلہ میں سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کرنے پر مجبور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اسی غرض سے گزشتہ ماہ اسرائیلی تاریخ دانوں اور دانشوروں کی ایک ٹیم محلہ خانیار سرینگر (کشمیر) میں واقع اس مزار کی تحقیق کے لئے آئی جو درگاہ روضہ بل کے نام سے موسوم ہے۔ اور جس کے بارے میں مقدس بانی سلسلہ احمدیہؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر آج سے بہت پہلے یہ انکشاف فرمایا تھا کہ یہی مزار حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مدفن ہے۔ اسرائیلی ٹیم کا یہ دورہ بلاشک مذہبی دنیا میں رونما ہونے والے اس عظیم الشان روحانی انقلاب کی غمازی کر رہا ہے جب مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے فرمان کے مطابق:-

"سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔۔۔۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

(تذکرہ صہ ۲۹۱)

خورشید احمد انور

خلافت کی اطاعت میں ہی پنہاں کامرانی ہے

خلافت کا ہے مقصد کیا نہ دارائی نہ سلطانی ۔۔۔ ہے کرتی خدمت اسلام و ملت کی نگہبانی
نبوت کی ضیا کو ہے بڑھاتی بزم امکاں میں ۔۔۔ نبوت قدرت اول خلافت قدرت ثانی
اسی سے قائم و دائم ہے شوکت دین برحق کی ۔۔۔ اسی سے خرم و شاداب ہے کشت مسلمانی
امیں ہے یہ رسول اللہ کے ناموس و عظمت کی ۔۔۔ بہ فخر و ناز کرتی ہے در نبوی کی دربانی
یہ ضامن ہے نفاذ شرع و احکام الٰہی کی ۔۔۔ بہ تائید خدا کرتی ہے یہ امت کی چوپانی
یہ پھیلاتی جہاں میں روشنی قرآں کی ہر سُو ۔۔۔ خدا سے سیکھ کر شرح و بیان رمز فرقانی
ہے وہ حبل المتیں کہ جس سے قائم وحدت ملت ۔۔۔ بفضل حق کرے یہ دور امت کی پریشانی
حصول سلطنت کی یہ نہیں رکھتی کبھی خواہش ۔۔۔ ہیں اس سے سیکھتے اہل خرد طرز جہانبانی
بیان آدم و ابلیس میں یہ راز پنہاں ہے ۔۔۔ خلافت کے مزاحم ہوتی ہیں افواج شیطانی
وہی ہستی نادیدہ خدائے قادر و غالب ۔۔۔ جو صحرا کو کرے گلشن بہادے سنگ سے پانی
خلافت اس پہ تکیہ کرتی ہے ہر آن ہر لحظہ ۔۔۔ وہ بے ہمتا ہی کرتا ہے خلافت کی نگہبانی
زباں کی مثل وہ رہتی تو ہے بتیس دانتوں میں ۔۔۔ مگر رہتی ہے وہ قادر خدا کی زیر نگرانی
خلافت کی اطاعت میں ہی پنہاں کامرانی ہے ۔۔۔ شہادت دیتی ہیں اس بات کی آیات قرآنی
ہیں بے حد اور بے اندازہ برکات و فیوض اس کے ۔۔۔ مطیعان خلافت پاتے ہیں انعام ربانی
خلافت سے جو ٹکر لے وہ اپنا سر ہی پھوڑے گا ۔۔۔ تعجب ہے سمجھ رکھتے ہوئے ایسی بھی نادانی
جلا دیتی ہے ساری کھیتیاں ارباب باطل کی ۔۔۔ عدوان محمدؐ کے لئے ہے برق ربانی
قلم کرتی شیاطیں کے سروں کو یہ بیک جنبش ۔۔۔ حقیقت میں خلافت ہے وہ تیغ تیز یزدانی

رہے گی تا قیامت یہ فروزاں بزم عالم میں
خدائے لم یزل اس کا محافظ، جو ہے لاثانی

مسیحائے زماںؑ کے آج جو چوتھے خلیفہ ہیں ۔۔۔ غلام حضرت خیر الرسلؐ محبوب سبحانی
مثیل فاتح خیبرؓ، رموز حرب سے واقف ۔۔۔ ہیں غازی اور مجاہد شہسوار راہ عرفانی
الٰہی نور کے پرتو سے تاباں ہے رخ روشن ۔۔۔ فروغ جلوہ سے ہے بند چشم ماہ کنعانی
حیات تازہ اس سے ملتی ہے اجسام مردہ کو ۔۔۔ وہ فرحت بخش ہونٹوں کی تبسم ہائے پنہانی
ہیں پنہاں اس کے دونوں بازوؤں میں قدرت باری ۔۔۔ شجاعت اور جرأت میں نہیں ان کا کوئی ثانی
ہے تیغ ذوالفقار حیدری اب ان کے ہاتھوں میں ۔۔۔ دلاور اور جری ہے مرد میداں ستیز ربانی
وہ ہیبت اور وہ جبروت رعب و داب کا عالم ۔۔۔ ہوئے مغرور دشمن کر تمام ہی غول بیابانی
پڑی گرز گراں کی ضرب کاری کاسۂ سر پر ۔۔۔ کہ جس کی کوفت سے ہیں پیچتے افواج شیطانی
اب ان کے ہاتھ اقوام عالم پائیں گی برکت ۔۔۔ فرنگی، ہندی و روسی و اسکیمو و جاپانی
یہی ہیں وارث علم قرآن و حکمت نبوی ۔۔۔ تجلی ہوتے ہیں ان سے جن کو شیوائے ہمہ دانی
زمانے کا کوئی سقراط و افلاطون ارسطو ہو ۔۔۔ زباں کھولے تو ملتی ہے اسے تکبیر پشیمانی

زمیں نہ ٹوٹ پڑے یارب فضا کی بیتابی ۔۔۔ کہیں برپا نہ کردے حشر میرا درد پنہانی
بڑھے جب حد سے تو آجاتی ہے دنیا میں بربادی ۔۔۔ نشاط عقل کی سرمستیوں کی خستہ سامانی

زمانہ دے رہا ہے ہم کو یہ آواز اے ہمدم ۔۔۔ کہ تیز رفتار سے قدم آگے بڑھاؤ ۔۔۔
ادھر کوتاہی ذوق عمل وجہ تباہی ہے ۔۔۔ ادھر رفعت کا باعث عزم اور ہمت کی جولانی

کرو رفتار اپنی تیز تر دیں کی مساعی میں
عمل پر زور دیتی ہے خلافت کی حُدی خوانی

بفضل ایزدی وہ دن قریب آتے ہیں اے ہمدم ۔۔۔ کہ ہوگی داخل اسلام ساری نسل انسانی
نہ چھوٹے ہاتھ سے اے دوستو دامن خلافت کا ۔۔۔ خلافت ہی سے ہوتی ہے حصول لطف یزدانی

یہ فیض خاص ہے عاجز بروز شاہ مرداںؑ کا
کہ چھائی دھوم دنیا میں تری طرز غزلخوانی

سید ادریس احمد عاجز کرمانی۔ ربوہ

خطبہ جمعہ

میرے نزدیک پندرھویں صدی تمام اقوام کے ایک ہو جانے کی صدی ہے!

اب زمانہ آگیا ہے کہ اِن تمام الٰہوں کا خاتمہ کر دیا جائے جو پہلے ہی دُنیا میں اللہ کے علاوہ بنائے جاتے تھے

کہ تمام اقوام جو اسلام سے باہر ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی جو مہدی کے ہاتھ میں ہے

یہ ہوگا اور ہو کر رہے گا بہت سے لوگ اسے آج ناممکن سمجھیں گے مگر یہ بشارتیں اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ مورخہ ۱۴ رنبوت ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۴ رنومبر ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

"پچھلے دنوں میں نے بتایا تھا کہ زمانہ آگیا ہے کہ نوع انسانی کے سب افراد ایک قوم کی طرح ہو جائیں اور سارے کے سارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہو جائیں گے ۔ اور تفرقہ دور ہو جائے گا ۔ اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائیں گی "

(چشمۂ معرفت صـ۷۶)

مختلف قوموں کے ایک بن جانے کی تعلیم قرآن کریم نے دی ہے ۔ یعنی ایسی تعلیم دی ہے کہ انسانی فطرت اسے قبول کرتی ہے ۔ اور سب انسان اگر وہ سمجھیں یا انہیں ہم سمجھائیں تو ہو نہیں سکتا کہ اس تعلیم کے نور اور اس کے حسن کے ماننے سے انکار کریں ۔ قرآن کریم کی ساری ہی تعلیم ایسی ہے لیکن دو ایک

موٹی موٹی باتیں

اس وقت میں آپ کے سامنے رکھوں گا ۔

بنیادی بات یہ رکھی گئی انسان کے سامنے تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ (آل عمران آیت : ۶۵) اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ جو ہے وہ نوعِ انسانی کو ایک کرنے کا حکم ہے کہ سارے کے سارے انسان ایک خدا کی پرستش کرنے لگیں ۔ سارے کے سارے انسان ایک خدا کی اُس وقت پرستش کرنے لگیں گے جب ایک خدا کی معرفت انہیں حاصل ہو جائے گی ۔ سارے کے سارے انسان خدائے واحد و یگانہ کی اُس وقت پرستش کریں گے جس وقت خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کی شناخت انہیں مل جائے گی ۔ اور یہ شناخت انسان کو محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے طفیل ملی ۔ قرآن کریم نے کھول کر خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق اور اس کی صفات کے متعلق جہاں تک انسانی زندگی کا تعلق تھا حقائق انسان کے سامنے رکھے ۔ جن انسانوں نے اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں اس حقیقت کو سمجھا اُن کی زندگی اور اُن کی روح اور جسم میں سے ایک ہی آواز نکلتی تھی اَحَدٌ اَحَدٌ اور مولا بس ۔ خدا ہی خدا ہے سب طاقتوں والا ، سب کچھ کرنیوالا ، جو ہوا وہ بھی اُسی نے کیا جو ہوتا ہے وہ بھی وہی کرتا ہے ، جو ہو سکتا ہے وہ بھی اسی کے حکم سے ہو سکتا ہے ۔ اس پر توکل کرنے والوں نے ، سینہ و دل میں اللہ کے لئے حقیقی پیار رکھنے والوں نے دُنیا کو یہ نظارہ بھی دکھایا کہ لاکھوں انسان ان پر قربان کر دیئے گئے ۔ کیونکہ اس کا جب امر ہو تو قربان کر دی جاتی ہیں کافر قومیں صداقت پر ۔

یرموک کے میدان میں

چار لاکھ سپاہی چالیس ہزار پر قربان ہو گئے ۔ اس معنی میں میں یہ قربانی کہہ رہا ہوں ۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی تھا کہ وہ ان لوگوں کی عزت کو قائم کرے اور ان لوگوں کے

نصیب میں فتح ہو جو اس واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اُسی کے لئے زندگی گزارنے والے ہیں ۔ جس وقت انسان کے بڑے حصہ نے طاقت کے ساتھ خدائی طاقتوں کا مقابلہ کرنا چاہا ، طاقت کے ساتھ اُن کی طاقتوں کو تباہ و برباد کر دیا گیا ۔ لیکن وہ جو اصل مقصد تھا کہ انسان خدا کا بندہ ہو کر زندگی گزارے وہ آہستہ آہستہ پورا ہوتا رہا ۔ اسلامی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام مسلسل ترقی کرتا چلا آرہا ہے ۔ میں یہ فقرہ اس کے باوجود کہتا ہوں کہ سپین میں ایک موقع پر شکست بھی ہوئی ۔ لیکن میں سپین کی بات نہیں کر رہا میں تو دُنیا کی بات کر رہا ہوں ۔ ساری دنیا میں ایک تسلسل کے ساتھ مجموعی حیثیت میں اسلام ترقی کرتا چلا گیا ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جنہیں اور جن کے چند رفقاء کی جماعت کو رؤسائے مکہ ۔ کسریٰ اور قیصر کی طاقت مٹا دینا چاہتی تھی مٹائی نہیں گئی ۔ بلکہ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا (انبیاء آیت : ۴۵) آہستہ آہستہ انہیں ترقی ملتی چلی گئی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو نتیجہ نکالا اس کے بعد وہ انسان کے سامنے آگیا ۔ اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ (انبیاء : ۴۵) مسلسل ترقی دیکھنے کے باوجود تم سمجھتے ہو کہ مسلسل ترقی کرنے والے ناکام ہو جائیں گے ۔ اور مسلسل ترقی کی راہوں کو اختیار کرنے والے کامیاب ہو جائیں گے ۔ عقلِ سلیم تو ایسا نتیجہ نہیں نکالتی ۔ پھر جیسا کہ بتایا گیا تھا آخری زمانہ میں جو مسیح اور مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے ، وہ مسیح اور مہدی جس کی اپنی کوئی ذاتی حیثیت نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو غلام بھی ہے ، کامل مطیع بھی ہے ، آپ سے

کامل طور پر پیار کرنے والا

بھی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی دعائیں لینے والا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کے کسی اور فرد نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ دعائیں نہیں لیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جرنیل بھی ہے ، جرنیل ہے خود شہنشاہ نہیں ، ایک جرنیل ہے اپنے آقا کا اس زمانہ کے لئے ۔ اور یہ خبر دی گئی تھی کہ اس زمانہ میں ساری قومیں ایک ہو جائیں گی ۔ اس واسطے میں نے اعلان کیا کہ میرے نزدیک (جو میں دیکھ رہا ہوں) پندرھویں صدی تمام اقوام کے ایک ہو جانے کی صدی ہے ۔ اور تمام اقوام کے ایک ہو جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ تمام اقوام جو اسلام سے باہر ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی جو مہدی کے ہاتھ میں ہے ۔ اور تمام وہ قومیں جو اسلام کے اندر ہیں تمام تفرقے مٹا کر اور عداوتوں کو چھوڑ کر پیار اور عاجزی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اس جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی ۔ نوعِ انسانی ایک قوم بن جائیں گی ۔ یہ ہوگا یہ ہو کر رہے گا ۔ بہت سے لوگ اسے آج ناممکن سمجھیں گے ۔ مگر دیکھنے والے دیکھیں گے اور مشاہدہ کرنے والے مشاہدہ کریں گے کہ خدا نے جو بشارتیں دی ہیں وہ اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی ۔

اقوامِ عالم کو جو ایک قوم بننا ہے اس کے لئے پہلا اصول یہ قائم کیا گیا کہ "خدا ایک ہے" اور یہ [illegible] پیدا کیا تمہاری جو بھی قابلیتیں ، استعدادیں ہیں اُسی کی عطا ہیں کسی مقصد کے لئے [illegible] کیا ۔ اور [illegible] وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۔

(الذاریات: ۵۷) اس کے بندے بن جاؤ۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس زمانہ میں انسان اپنے مقصدِ حیات کو سمجھنے لگے گا۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی زندگی کے دن گزارے گا۔

دوسرا اصول جو اسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا، وہ یہ تھا کہ کامل مساوات انسانوں کے درمیان قائم کی جائے۔ کوئی قوم سُپر (SUPER) اعلیٰ نہیں ہے۔ ساری قومیں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایک سی عزت اور

دینِ اسلام کی رُو سے

ایک ایسا احترام پانے والی ہیں۔ قوم قوم میں کوئی فرق نہیں۔ سارے بشر برابر ہیں۔ (بشر کے معنی عربی میں مرد اور عورت کے ہیں) عظیم اعلان یہ کہ بشر بشر میں فرق لیکن ارشادِ باری ہُوا: قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (الکہف: ۱۱۱) محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جن کی عظمت خدا تعالیٰ نے یہ قائم کی کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ یہ کائنات تیری خاطر پیدا کی گئی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں سے بڑھ کر استعدادیں دیں۔ کامل استعدادیں جو کسی اَور کو نہیں دی گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے لئے خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ساری کی ساری استعدادیں آپؐ کی کامل نشوونما پا گئیں۔ آپؐ کامل انسان بھی بنے، آپؐ کامل بادشاہ بھی بنے، آپؐ کامل آقا بھی بنے۔ آپؐ کامل ہادی بھی بنے، آپؐ کامل شریعت لانے والے بھی بنے، آپؐ کامل طور پر علیٰ خُلُقٍ عظیم بھی ٹھہرے۔ سب اپنی جگہ درست، لیکن آپؐ کے منہ سے خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں اے مردو! اور اے عورتو! کوئی فرق نہیں۔ عظیم مساوات ہے۔ اور اس کا ایک پہلو یہ ہے جو دوسری جگہ زیادہ واضح کیا گیا ہے۔

وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (اٰل عمران: ۶۵)

یہ جو عدم مساوات انسانوں کے درمیان ہے اس کی سب سے زیادہ بھیانک شکل انسانی تاریخ میں یہ ہے کہ مذہبی لحاظ سے بعض کو

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کا درجہ دے دیا گیا۔ اور بعض کو، انسان نے اپنے فیصلے کے مطابق، کم درجہ دے دیا۔ یعنی خدا تعالیٰ کا فیصلہ نہیں انسان کا اپنا ہی فیصلہ ہے۔ اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اتنا خون خرابا ہُوا مذہب کے نام پر کہ الامان حالانکہ اسلام نے کہا یہ تھا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ کوئی انسان کسی دوسرے کو، (خدا کے علاوہ)، رب نہیں بنائے گا۔ رب ایک ہی ہے۔ جس کے معنی یہ تھے کہ کسی چیز کے حصول کے لئے اپنی کسی ربوبیت کے حصول کے لئے کسی انسان کے پاس نہیں جائے گا۔ نہ اُس کے سامنے جُھکے گا۔ نہ اپنی تکالیف دُور کرنے کے لئے اس کے اُوپر بھروسہ کرے گا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن بنا لئے انسانوں نے ارباب۔ لیکن اب زمانہ آگیا کہ تمام وہ ارباب جو اللہ کے علاوہ مذہبی دُنیا میں بنائے جاتے تھے اُن کا خاتمہ کر دیا جائے اور اسی کو ہمارے دلوں میں گاڑنے کے لئے قرآن کریم نے اعلان کیا فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ (النجم آیت: ۳۳) خود اپنے کو اور اپنوں میں سے کسی کو پاکباز نہ قرار دیا کرو۔ تاکہ وہ ارباب نہ بن جائیں۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ اس بات کا فیصلہ کرنا کہ کون متقی ہے اور کون نہیں خدا کا کام ہے۔ بندے کا کام ہی نہیں ہے۔ جب بندے کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی کہ کون پرہیزگار ہے، کون خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے اور کون نہیں۔ بندے کا یہ کام نہیں کہ کہے فلاں متقی اور فلاں پرہیزگار۔ بڑی خرابیاں پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں اس وجہ سے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ یہ ایک ہی مضمون ہے جسے مختلف طرقوں سے خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے پیش کر کے ہماری عقلوں میں

جِلا اور رُوشنی اور نُور

پیدا کیا ہے هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ قوموں کے باہمی تعلقات تھے۔ قرآن کریم کہتا ہے، کوئی قوم کسی قوم کو حقیر نہ سمجھے۔ یو۔ این۔ او کا ویٹو تو ختم کر دیا گیا۔ سُپر پاورز (SUPER POWERS) نہیں رہیں اس آیت کے بعد۔ جب بنیں، خرابی پیدا ہُوئی۔ جو خرابیاں دُور کرنا چاہتے تھے، جن خرابیوں سے بچنا چاہتے تھے اس سے زیادہ خطرناک خرابیاں اِس ویٹو پاور نے پیدا کر دیں۔ اور اس تصور نے کہ بعض قومیں بعض دوسروں پر فوقیت رکھتی ہیں۔

اور تم میں سے کوئی دُوسرے پر عیب لگا کر طعن نہ کیا کرے۔ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (الحجرات: ۱۲) اپنے عیب ڈھونڈو۔ اور خدا سے استغفار اور توبہ کرو۔ دُوسروں میں تمہاری آنکھ عیب دیکھتی کیوں ہے۔؟ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے بچوں کو "آمین" میں بہت سی دُعائیں دی ہیں۔ اور ان سب سے پیاری دُعا یہ ہے اور اس سے زیادہ پیاری ہمیں دُعا نہیں دے سکتے تھے ؏

الٰہی خیر ہی دیکھیں نگاہیں

دوسرے میں یہ نقص ہے، دوسرے میں یہ نقص ہے، اپنے نقائص دیکھو اور انہیں دُور کرو۔ تاکہ خدا کے حضور سُرخرو ہو سکو۔ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ، عیب تلاش کرنے، عیب منسُوب کر دینے، آپ ہی بنا لینے کہ تم میں یہ عیب پایا جاتا ہے تم میں یہ عیب پایا جاتا ہے منع کیا اور

لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات آیت: ۱۲)

ہندو کے اثر کے نتیجہ میں یہ شروع ہو گیا تھا۔ یہ جولاہا ہے، یہ موچی ہے، یہ فلاں ہے یہ فلاں ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عیب کو اس طرح بھی دُور کیا، موچی ہونا کوئی عیب نہیں، لیکن جو شخص خود موچی ہونے کو عیب سمجھتا ہے وہ گنہگار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

اپنے آباء و اجداد کے علاوہ

کسی اَور کی طرف خود کو منسُوب کرتا ہے خدا کی لعنت ہے اس پر۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو موچی ہے اس پر خدا کی لعنت۔ ہزاروں لاکھوں ہوں گے جن پر خدا کی رحمتیں نازل ہوئیں۔ خدا تعالیٰ کا دروازہ جو بھی کھٹکھٹاتا ہے کھولا جاتا ہے اُس کے لئے۔ لیکن جو شخص خُدا تعالیٰ کے اس حُکم کو توڑتا ہے کہ قوم قوم میں فرق ہے۔ اور معزز قومیں اور بعض ذلیل قومیں ہیں۔ اور خود ہی اپنے آپ کو ذلت والی قوم کی طرف منسُوب کرتا ہے اپنے خیال میں، اور پھر چاہتا ہے کہ اس کی طرف منسوب نہ ہو۔ اور ایک جھُوٹ بولتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی طرف منسُوب ہوتا ہے، جس قوم سے وہ نہیں۔ مغل بن جاتا ہے، کوئی پٹھان بن جاتا ہے۔ کوئی سیّد بن جاتا ہے۔ کوئی کچھ بن جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی لعنت ہے اُس پر۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو موچی ہے اُس پر لعنت ہے۔ یا جو جولاہا ہے اس پر لعنت ہے۔ یہ تو پیشے ہیں۔ کئی سیّد ہیں جن کو زمانے نے مجبور کیا کہ وہ کپڑے بُننے لگ جائیں۔ وہ جوتوں کی دکان کھول لیں۔ ان کی ذات تو نہیں بدل گئی۔ اور سیّد ہونا تو کوئی خوبی نہیں ہے۔ جو پیدا کرے گا وہ سیّد القوم بن جائے گا۔ جو نہیں پیدا کرے گا وہ معزز نہیں رہے گا۔

اس زمانہ میں اس عظیم کام کے لئے کہ نوعِ انسانی کے دِل خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں پیار کے ساتھ، محبت کے ساتھ، اللہ اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور اور حُسن دُنیا

کے سامنے پیش کر سکے، اس کے لئے عیسٰی اور مہدی نے آنا تھا، مسیح موعود مہدیٔ معہود تشریف لے آئے۔ اور ہم نے علیٰ وجہ البصیرت ان نشانوں کو سچا پا کر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے لئے مقرر کئے تھے مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے۔ ہم ایمان لائے ہیں مہدی پر اس وجہ سے اور ایمان لانے کے بعد جن برکات کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو بشارت دی تھی کہ مہدی سے وابستہ ہیں۔ اُن کا نظارہ ہماری آنکھوں نے دیکھا، ہمارے دماغ نے سمجھا، ہمارے دِل نے محسوس کیا، ہمارے سینوں میں ظلمات دُور ہو کر نُور بھر گیا۔ ہم نے کہا یہی ہے وہ شخص۔ آپؐ نے، محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مہدی اسلام سے سب بدعات نکال کے خالص اور کھرا اسلام دُنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ اور اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ بعض نادان کہیں گے کہ اس نے ایک نیا مذہب بنا لیا ہے۔ یہ وہ تو نہیں جو میرے آباء و اجداد بتاتے رہے ہیں۔ یہ بھی دیکھ لیا ہم نے۔ مہدی علیہ السلام پر ایمان لا کر ہم نے اور آپ نے کیا پایا۔ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملایا۔ مہدی سے ہم نے محمدؐ پایا۔

میں سنہ ۶ء میں افریقہ گیا ۔ مغربی افریقہ میں ایک ملک ہے سیرالیون ۔ وہاں کے ایک سیاسی لیڈر جو ایک وقت میں نائب وزیر اعظم بھی رہے اس وقت ان کی پارٹی برسر اقتدار نہیں تھی ۔ ایک ریسیپشن (Reception) میں انہوں نے تقریر کی ۔ وہ سیرالیون میں سب سے بڑے مقرر سمجھے جاتے ہیں اور اپنی تقریر میں انہوں نے یہ کہا ' ہر تین فقرے کے بعد کہتے تھے کہ میں احمدی نہیں، لیکن جو حقیقت ہے اسے جھٹلا نہیں سکتا ۔ انہوں نے کہا احمدی مبلغین کے آنے سے قبل اگر کسی مجلس میں اسلام کے متعلق کوئی بات شروع ہوتی تو ہماری گردنیں شرم کے مارے جھک جاتی تھیں ۔ ہمیں اسلام کا کچھ پتہ نہیں تھا ۔ پھر یہ لوگ آئے ان سے ہم نے اسلام سیکھا ۔ اسلام کے حسن سے ہم شناسا ہوئے ، ہم واقف ہوئے ، اسلام کا نور ہم نے مشاہدہ کیا ، خدا تعالیٰ کے نشان ہم نے دیکھے یہاں ان کے ذریعہ سے اور اب یہ حال ہے کہ اگر کسی مجلس میں اسلام کا ذکر شروع ہو تو ہم فخر کے ساتھ گردن اونچی کرتے اور گفتگو شروع کرتے ہیں اسلام کے متعلق ۔ اور انہوں نے بہت سے نشانوں کا بھی ذکر کیا ۔ اس تفصیل میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں ۔ یہ تو جو ہمارے ہمسایہ ہیں انہوں نے بھی دیکھا ۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت مہدی علیہ السلام کے احسانوں کو جانتے ہیں ۔ محمد صلے اللہ علیہ و سلم کوئی معمولی وجود تو نہیں ہے ۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ربّ دوجہان نے یہ اعلان کیا تھا کہدو ان کو اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت : ۳۲) خدا سے پیار کرنا ہے میری اتباع کرو ۔ اس عظیم شخصیت ، اس عظیم رسول ، اس خاتم النبیین سے ہمارا واسطہ قائم کر دیا مہدیؑ نے ۔ اتنا بڑا احسان کیا ہم پر اور وہ جو خدا کو بھول کر اُدھر اُدھر قبروں پر سجدہ کرنے والے ' پیروں کی پرستش کرنے والے ، دولت کے پیچھے دوڑنے والے ۔ دولت کو خدا سمجھنے والے ، سیاسی اقتدار کے سامنے گردن جھکانے والے تھے ، ہمیں ساری ان چیزوں سے چھڑا کے

خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال

جو تھا اور اس کے جمال کے جلوے جو تھے ہماری زندگیوں میں مہدی نے دکھا دیئے ۔ ہمیں مہدی نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ملائے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ہمیں خدا ملا دیا ۔ ایک زندہ مذہب ہمیں ملا اسلام ۔ ایک زندہ شریعت ہمیں ملی قرآن ۔ ایک زندہ نبی ہمیں ملا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ، ایک زندہ خدا ہمیں ملا اللہ جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہے ۔ اور ہماری زندگیوں میں اس کے جلوے نظر آ رہے ہیں ۔ دنیا کی کونسی طاقت ہے جو ہمارا رشتہ اس مہدی سے قطع کر سکے ۔ کئی ہیں جو زور لگاتے ہیں لگائیں گے ۔ خدا آزماتا بھی ہے ۔ امتحان بھی لیتا ہے ۔ مگر آپ میں سے ہر شخص کو اپنے ربِّ کریم سے عہد کرنا چاہیئے کہ اے خدا اِدھر کی اُدھر ہو جائے ' دنیا میں قیامت آجائے تیرا دامن ہم نہیں چھوڑیں گے ۔ اور تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کے علاوہ اور کوئی نقوش قدم ہمارے لئے نہیں ہیں جن کے اوپر ہم چلیں ۔ اگر یہ نہیں ' اگر زندہ خدا کے جلوے نہیں ہماری زندگیوں پر ، تو یہ زندگی رہنے کے قابل نہیں ہے ۔ پھر زندہ رہ کر ہم نے دنیا میں کیا کرنا ہے ۔ زندگی کا تو مزا ہی اب آیا ہمیں کہ مہدی علیہ السلام کے ذریعے ہمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم مل گئے ۔ جنہوں نے اپنی تعلیم کے ذریعے ، اپنی دعاؤں کی وجہ سے ، اپنے اسوہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے ملا دیا ۔ وہ عظیم اللہ ہمارے بچوں سے ذاتی تعلق رکھتا ہے ۔ چھوٹے چھوٹے بچے جن کو ابھی کچھ پتہ بھی نہیں ان کو سچی خوابیں آنے لگ گئیں ۔ عظیم باتیں وقت سے پہلے بتا دیں ۔ اور وقت پر پوری ہو گئیں ۔ عظیم طاقتوں والا ہے ' انہونی کو پورا کر دیتا ہے

انہونی باتوں میں سے

چھوٹی سی بات ابھی میں بتا دوں بالکل ایک چھوٹی سی ہزاروں میں سے ۔ ابھی اس سفر میں ایک احمدی دوست تھے ۔ نئی شادی ہوئی تھی بچہ ہونے والا تھا ۔ اُنہوں نے مجھ سے پوچھا میں نے لڑکے کا نام رکھ دیا ۔ (ویسے ہی رکھ دیا لڑکے کا نام) کہنے لگے اگر لڑکی ہوئی ، میں نے کہا ایک نام رکھ چکا ہوں ۔ لڑکی ہوئی تو آپ رکھ لینا ۔ پیدائش سے دو ماہ پہلے لنڈن کی لیڈی ڈاکٹرز نے اس کو کہا کہ تیری بیوی کے پیٹ میں لڑکی ہے ۔ اب اس لئے اُنہوں نے ٹیسٹ ویسٹ نکالے ہیں پتہ لگ جاتا ہے ۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں پتہ لگ جاتا ہے بچہ بچی کا ۔ اس کے دوستوں نے کہا کہ اب تو بڑی پکّی بات ہو گئی تم حضرت صاحب سے کہو کہ نام بدلیں لڑکے کی بجائے لڑکی ۔ اس نے کہا نہیں ، میں نے تو نہیں کہنا ۔ جو رکھ دیا بس رکھ دیا ۔ اور دو جب لیڈی ڈاکٹرز اپنے پیشے اور مہارت اور تجربے کے گھمنڈ پر اور نئی تحقیق کی وجہ سے کہتی رہیں کہ اس کے پیٹ میں لڑکی ہے ۔ اور میں ابھی وہیں تھا اس کے بچہ پیدا ہوا ۔ اور وہ لڑکا تھا ۔ خدا تعالیٰ تو پیدائش سے پانچ گھنٹے پہلے بھی لڑکی کو لڑکا بنا سکتا ہے ۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ پیدائش کے بعد بھی بہت سارے لڑکے لڑکیاں اور لڑکیاں لڑکے بن جاتے ہیں ۔ یہ اسی واسطے اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ وہ انسان کو بتائے کہ جو میری مرضی ہو وہ ہوتا ہے ۔ اسی واسطے ہوتا ہے ۔

سینکڑوں ہزاروں نشان اللہ تعالےٰ نے ہماری زندگی میں دیدیئے ۔

مَیں تو بڑا عاجز انسان ہوں

لیکن جس کی غلامی میں آگیا اور جس کے دامن کو پکڑا مہدی کے ذریعہ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اللہ تو عاجز نہیں ہے ۔ وہ تو بڑی طاقتوں والا ، بڑے غلبہ والا ، اس نے تو ، (تاریخ کو دیکھیں آپ) ایک دُنیا جہان کو تہ و بالا کر دیا اپنے نیک بندوں کے لئے چند ایک کے لئے بہتوں کے اُوپر اپنے غصّہ کا اظہار کر دیا ۔ مگر ہم انسان تو کسی پر غصّہ نہیں کرتے ۔ ہم تو یہ دُعائیں کرتے ہیں کہ اے خدا اس زمانہ میں جیسا کہ تو نے کہا تیرا قہر کسی پر نازل نہ ہو ۔ سب کو تیرے جمال کے جلوے تیری وحدانیت کی طرف اور تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے آئیں ۔ اور دُنیا ایک قوم بن جائے ۔ اے خُدا ہماری زندگیوں میں بھی ایسے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں ۔ اٰمین +

(منقول از الفضل ربوہ مجریہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۸۲ء)

برطانیہ میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات - بقیہ صفحہ اول

احباب جماعت کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا ۔ شام چھ بجے دوبارہ مشن ہاؤس تشریف لائے ۔ اور عورتوں کے اجتماع سے خطاب فرمایا ۔ جس کے بعد جماعت کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت کی ۔ جس میں بریڈ فورڈ کے ڈپٹی میئر بھی شریک ہوئے ۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی ۔ جس کے بعد حضور نے جماعت کی طرف سے دیئے گئے ڈنر میں شرکت کی جس میں بعض انگریز اور دُوسرے غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے ۔

۲۶ر ستمبر کو مانچسٹر ایک گھنٹہ قیام کیا ۔ اور ملاقات کے بعد ڈیڑھ بجے برمنگھم پہنچے ۔ نمازوں کے بعد حضور نے احباب سے خطاب فرمایا اور اجتماعی بیعت لی ۔ شام کو ایک ہوٹل میں جماعت برمنگھم کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا ۔ جس میں کثرت سے انگریزوں اور غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی ۔ دوستوں نے حضور سے کئی سوالات کئے ۔ رات گیارہ بجے حضور بمعہ قافلہ خیریت کے ساتھ لنڈن واپس تشریف لے آئے ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر کے نہایت بابرکت نتائج برآمد فرمائے ۔ اور ان علاقوں میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا جھنڈا بلند تر اڑانے کی توفیق دے ۔ آمین +

جماعتوں میں ھفتہ قرآن مجید کا اہتمام

حیدر آباد :

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲/۱۰ کو احمدیہ جوبلی ہال میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں ایک خصوصی اجلاس مکرم عبد المتین صاحب نائب قائد مجلس حیدر آباد کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم محمد عبد القیوم صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوا ۔ جس میں عزیز عبد النور صاحب مکرم شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد ۔ مکرم محمد عبد القیوم صاحب مکرم سیٹھ یوسف احمد اللہ دین صاحب ۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ۔ ایس سی اور خاکسار نے قرآن مجید کے فضائل و برکات اور قرآنی تعلیمات کے اہم موضوعات پر تقاریر کیں ۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے قرآن مجید کی مختلف پیشگوئیوں کے زیر عنوان تقریر کی ۔ دعا پر اجلاس برخاست ہوا +

جڑچرلہ :

مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۹/۸۲ تا ۲۹/۹/۸۲ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں اجلاسات کے انعقاد کے لئے روزانہ ایک گھنٹہ وقت بعد نماز مغرب مقرر کیا گیا تھا ۔ ان اجلاسات میں مکرم محمد ابراہیم خان صاحب مکرم میر احمد عارف صاحب مکرم محمد منصور احمد صاحب اور خاکسار نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کیں ۔ اجلاسات میں تمام مرد و زن اور بچے ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے ۔ آخری روز مورخہ ۲۹/۹/۸۲ کے اجلاس کو ایک مذاکرہ کی شکل دی گئی ۔ جس میں قرآن مجید کے بارہ میں غیر مذاہب کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے +

(باقی صـ۱۲ کالم عـ۲ و عـ۳ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غیر مہذبانہ طرزِ تحریر پر

احمدیہ مسلم مشن مہاراشٹر کا زبردست احتجاج!

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن (بمبئی) مہاراشٹر

ہندوستان ایک جمہوری اور سیکولر نظریات کا حامل ملک ہے۔ یہاں ہندو، مسلمان، سکھ عیسائی اور دیگر مذاہب والے شیر و شکر کی طرح رہتے ہیں۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے۔ ایک دوسرے کے مذہب میں مداخلت کئے بغیر ہر ہندوستانی اپنے عقائد و نظریات کے مطابق دینی عبادات اور مذہبی تبلیغ و اشاعت کر سکتا ہے۔ یہی وہ اصول ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم ہندوستان میں امن و سکون سے رہ سکتے ہیں۔ اور رہ رہے ہیں۔ لیکن اگر کچھ مخصوص نظریات کے حامل افراد ان قیود کو توڑ کر کسی دوسرے مذہب کی قابلِ احترام شخصیتوں کا توہین آمیز یا سوقیانہ الفاظ کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں تو ان کا رجحان سکولر نظریات کے یکسر منافی اور خود دوسرے مذاہب کے متعلق نادانوں کو اس بات کی دعوت دینے کے مترادف ہوگا کہ وہ بھی جواباً ان کی قابلِ احترام مذہبی شخصیتوں کے خلاف ویسی ہی سوقیانہ زبان استعمال کریں۔

محکمہ تعلیم مہاراشٹر کی افسوسناک جسارت

"مہاراشٹر مادھیامک و اچ سکشن منڈل پونہ" جو ایک سرکاری تعلیمی ادارہ ہے اور جس پر نصابی کتب مدون و مرتب کرنے کی ذمہ داری ہے۔ اس نے ہشتم اور نہم جماعت کے لئے مرہٹی نصاب کی جو تاریخی کتابیں شائع کیں ان میں بعنوان "محمد پیغمبر اور اسلام دھرم" میں ایک جگہ لکھا ہے:-

(۱)۔ "عرب لوگوں کے آپسی تنازعات سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) متفکر رہتے تھے۔ اور ہمیشہ آپسی دشمنی مٹانے کی سوچتے تھے۔ یہی سوچ کر انہوں نے اسلام دھرم کی بنیاد رکھی۔"

جماعت ہشتم کی کتاب میں انتہائی گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے لکھا ہے:-

(۲)۔ "ایک بیوپاری ٹولہ کے ساتھ وہ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) سیریا (شام) گیا۔ وہاں کرسچن مذہب سے متعلق اس کو معلومات ملیں "خدا ایک ہے"۔ اس سے پھر اس کو یقین آگیا۔ اسی وجہ سے اُسے "خدا کا سچا مذہب لوگوں میں مقبول کرنے کے لئے تجھے نامزد کیا گیا"۔ ایسی آگاہی ہوئی۔ اور ۶۱۳ء میں اس نے نئے مذہب کا اعلان کیا۔"

اس مضمون میں واقعہ ہجرت کو جس رنگ میں ایک "غیر اہم" اور "مجرمانہ فعل" کا رنگ دیا گیا ہے وہ بھی انتہائی افسوس اور مذمت کے قابل ہے۔

(۳) اس مضمون سے متعلق جو سوالات ترتیب دیئے گئے ہیں ان میں سوال نمبر ۲ بھی غایت درجہ اہانت آمیز ہے۔ سوال اس طرح کیا گیا ہے:-

"महम्मद पैगंबर मदीनेस का पळून गेला ?

محمد پیغمبر مدینے کیوں بھاگا؟"

ملاحظہ فرمائیے حکومت مہاراشٹر کے محکمہ تعلیم کی بدترین تحریری گستاخی۔ یہ جرم اس لحاظ سے اور بھی سنگین ہو جاتا ہے کہ یہ ان معصوم بچوں کی درسی کتب میں لکھا گیا ہے جن کا ذہن بالکل معصوم ہوتا ہے۔ ان کے صاف اور معصوم ذہنوں کو عصبیت سے آلودہ کرنے کے لئے یہ جملے لکھے گئے ہیں۔ وہ نام جس پر ایک مسلمان جان دینے کے لئے تیار رہتا ہے وہ نام جو "صلی اللہ علیہ وسلم" کے بغیر کوئی مسلمان لینا گوارہ نہیں کرتا اس کو کس قدر غیر مہذبانہ انداز سے لیا گیا ہے۔ لازماً مسلمان اور دوسرے بچے اس جملے کو اسی طرح پڑھیں گے اور ان کے ذہن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق "بھاگنے" کا گھٹیا تصور ہی قائم ہوگا۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ ایک طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں "گیا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف اسی کتاب میں شنکر آچاریہ کے بارے میں "گئے" اور "کئے" کے مہذب الفاظ استعمال کر کے نمایاں تعصب کا اظہار کیا گیا ہے۔

(۴) "اسی طرح صوبہ مدھیہ پردیش میں سکولوں میں پڑھائی جانے والی کتابیں صوبائی حکومت کے محکمہ "مدھیہ پردیش پاٹھیے پستک نگم" کے ذریعہ شائع ہوتی ہیں۔ اس سال چوتھی جماعت کی ہندی کی کتاب جس کا نام بال بھارتی بھاگ ۴ ہے کے صفحہ ۹۳ پر ڈاکٹر شنکر گھوش کا ایک مضمون "رمضان" کے نام سے شائع ہوا ہے اس میں لکھتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب ایک ماہ تک غارِ حرا میں بھوکے پیاسے رہے تھے صرف اس کی یاد میں مسلمان رمضان کے ماہ میں ایک ماہ تک بھوکے پیاسے رہ کر روزہ رکھتے ہیں۔"

(بحوالہ نئی دنیا دہلی ۵ تا ۱۲ اکتوبر ۸۲ء)

(۵) ان درسی کتب کے علاوہ آندھرا پردیش کے تلگو روزنامہ آندھرا پربھا میں پیغمبر اسلام کی فرضی تصویر کے ساتھ توہین آمیز، دل آزار اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی باتیں شائع کی ہیں۔ اس تصویر میں پیغمبر اسلام کو تلوار اور خنجر کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں، لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔"

(پیغامِ صلح صفحہ ۳۰)

جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا فرمان کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں "بُرے الفاظ" یا اسلام کے بارے میں غلط تاثرات پیدا کرنے کی کسی کوشش کو کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ جونہی ان اسباق کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں تو ان کا سختی سے نوٹس لیا گیا۔

وزیر اعظم، گورنر اور وزیر اعلیٰ مہاراشٹر کو خطوط

مذکورہ کتب کے اسباق کا جائزہ لینے کے بعد وزیر اعظم، مرکزی و صوبائی وزیر تعلیم، وزیر اعلیٰ مہاراشٹر اور وزیر اعلیٰ مدھیہ پردیش کی خدمت میں احتجاجی خطوط بھجواتے ہوئے بعجلت ممکنہ ان اسباق کی تصحیح کے لئے تحریر کیا گیا۔ نیز یہ بھی لکھا گیا کہ آئندہ کے لئے ایسے ٹھوس اقدام کئے جائیں کہ اس قسم کی غلط بیانی کا کسی کو موقعہ نہ ملے۔ اور احساسات و جذبات کو مجروح کرنے کی سازش کسی بھی طبقے کی طرف سے کئے جانے کا امکان باقی نہ رہے۔

بمبئی کے کثیر الاشاعت اخبار "قومی آواز" میں خبر

اس ضمن میں بمبئی سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اخبار "قومی آواز" نے راقم الحروف کا ایک بیان اس طور سے شائع کیا:-

"رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ تحریر مجرمانہ حرکت" انچارج احمدیہ مسلم مشن مہاراشٹر و گجرات

اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر انتہائی دُکھ ہوا کہ محکمہ تعلیم مہاراشٹر کی جانب سے مراٹھی کی آٹھویں جماعت کی تاریخ کی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ اندازِ تحریر اپناتے ہوئے حقائق کو غلط اور قابلِ مذمت انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے مسلمانوں کے حساس جذبات مجروح ہوئے ہم یہ تو نہیں کہتے کہ ہماری سیکولر نظریات کی حکومت نے اس قسم کی تحریر استعمال کرنے کی اجازت دی ہوگی۔ البتہ یہ کہتے میں ہم حق بجانب ہیں کہ ہمارے ملک میں کچھ ذہن اس قسم کے ضرور ہیں جو حکومت سے نظر بچا کر اس قسم کی مذموم جسارت کرتے ہیں۔ ہم جہاں اپنے وزیر اعلیٰ مہاراشٹر کے مشکور ہیں کہ انہوں نے مذکورہ کتاب کی زبردست اغلاط کی تصحیح کے لئے محکمہ تعلیم کے ذمہ داروں کو حکم دیا ہے وہاں ان کی خدمت میں یہ گذارش بھی کرتے ہیں کہ آئندہ جس مذہب کے بانی کے متعلق یا مذہبی عقائد و خیالات کے متعلق نصابی کتب میں کوئی مضمون شائع کرنا مقصود ہو تو اس مذہب کے ذمہ داران سے اس کی نظرِ ثانی ضرور کروائی جائے۔ تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔ اور ملک کے خوشگوار اور پُرامن ماحول کو کشیدہ اور پراگندہ کرنے کا کوئی موقعہ شر پسندوں کے ہاتھوں نہ آئے۔"

(اخبار قومی آواز بمبئی ۶ اکتوبر ۸۲ء صفحہ ۳)

اصل حقیقت

قارئین کی آگاہی کے لئے یہاں اس حقیقت کا

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر)

۱۰ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک —— تاریخِ اسلام کا ایک یادگار دن

"مسجد بشارت سپین کے افتتاح کی پُر مسرت تقریب سعید

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج مبلغ سپین

الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ وہ مبارک دن آ پہنچا جس کی آرزوؤں کو شدت سے انتظار تھی یعنی ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء ۱۰ر تبوک ۱۳۶۱ ہش بروز جمعۃ المبارک مسجد بشارت کے افتتاح کی ساعت سعد آئی۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد اطال اللہ بقاءہ الملیح شموں (؟) کا اجہ مورخہ ۱۰ر ستمبر ایمسٹرڈم سے ۳۶۳ KLM کی پرواز سے ایک بجے دوپہر میڈرڈ ائیرپورٹ پر فرشتوں کی معیت میں آترے وزارت خارجہ سپین نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے SALON DE AUTORIDADES میں "وزیٹر آف آنرز" کا خاص طور انتظام کیا ہوا تھا۔ اس عاجز نے سیدنا حضور اقدس کو جہاز کے اندر جا کر اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہا ائیرپورٹ کے منتظمین نے بھی حضور پُر نور کا پاسپورٹ اور سامان بغیر چیک کئے مانگا MALAGA کے نیشنل جہاز AVIACO کے لئے روانہ کر دیا۔

حضور انور کی آمد کی اطلاع ایک دن پہلے ملی تھی کہ حضور میڈرڈ کے ذریعہ سپین پہنچ رہے ہیں۔ خاکسار ۵ر ستمبر کو دوپہر کو بذریعہ گاڑی میڈرڈ پہنچ گیا اور ۶ر ستمبر کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں بذریعہ جہاز مانگا MALAGA آ گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مانگا ائیرپورٹ پر پریس کانفرنس نہایت کامیاب رہی جیسے اخبار "SUR" سے بعد میں پریس نے نہایت ہی اچھے رنگ میں ذکر کیا اخبار نے لکھا کہ

"خلیفۃ المسیح حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہل سپین کو محبت و سلامتی کا پیغام دینے کے بعد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ قادر مطلق کا اس امر پر شکر ادا کرتے ہیں کہ پیدرو آباد میں پہلی ہسپانوی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی جیسے کہ یورپ کے باقی ملکوں میں بھی مساجد بنانے کی توفیق ملی تاکہ ہم اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیں"۔

مانگا MALAGA میں بہت سے احمدی احباب جماعت نے جو مختلف ملکوں سے افتتاح کی مبارک تقریب میں حصہ لینے کے لئے آئے ہوئے تھے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اس کے بعد قافلہ غرناطہ کے لئے روانہ ہوا۔ سیدنا حضور انور کی کار کی ڈرائیونگ کی سعادت تمام سفر میں میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور کو حاصل ہوئی الحمد للہ۔

سیدنا حضور انور راستے میں مع قافلہ PARADOR NACIONAL "NERJA" میں چائے نوش فرمانے کے لئے رکے خاکسار کی درخواست پر حکومت سپین کی نیشنل گارڈ سیکورٹی پولیس نے قافلہ کے ساتھ سیکورٹی کا نہایت اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔ شام کو سیدنا حضور انور مع قافلہ غرناطہ پہنچ گئے۔ وہاں بھی پریس کے نمائندے انٹرویو کے لئے موجود تھے۔ اخبار غرناطہ اور IDEAL نے نہایت محبت اور دیانت داری سے سیدنا حضور انور کے بیان کو شائع کیا اللہ تعالیٰ کا اپنے خلفاء کے ساتھ خاص سلوک ہے کوفت اور سفر کی بے آرامی کے باوجود۔ تھکاوٹ قریب بھی نہیں پھٹکتی۔ تازہ دم، بشاشت اور مسکراہٹ کے ساتھ اخباروں کے نامہ نگاروں سے گفتگو ہوئی اور حضور نے اپنے حسنِ کلام سے مخاطبین کا دل موہ لیا۔ روزنامہ اخبار "غرناطہ" نے

"مسلمانوں کے لیڈر غرناطہ میں"

اور "اہل سپین نے اسلام کے لئے اپنے دروازے کھول دئے"۔ کے دوہرے عنوان اور سیدنا حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ کے فوٹوز کے ساتھ نصف صفحہ سے زائد پر حضور کے بیانات شائع کئے جن کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں جلد پیش کیا جائے گا۔

۷ر ستمبر ۱۹۸۲ء بروز منگل سیدنا حضور "قصرِ الحمراء" ALHAMBRA اور باغ "جنت العارفین" "GENERALIFE" دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جس گائیڈ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو محل دکھایا تھا اس کے بیٹے نے حضور انور کو محل اور باغ دکھایا۔ متعلقہ حکام نے حضور کے لئے "VISITOR OF HONOUR" کے طور پر سب انتظام کر رکھا تھا جس میں ڈائریکٹر الحمراء محل نے تبرکی کتاب پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ اخبار نویسوں کے سوال پر حضور نے فرمایا میرے لئے نہایت خوشی کا بھی دن ہے اور ساتھ میرے لئے رنج کا بھی باعث خوشی اس لئے کہ آرکیٹکٹ اور آرٹ فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ دیکھا۔ صدمہ اس لئے کہ دیواروں پر یہ پڑھ کر "لا غالب الا اللہ" کہ تمام قسم کی فتوحات اور حکومتوں پر زوال آ جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حکومت پر زوال نہیں آتا سپین کے مسلمانوں پر زوال آنے کی وجہ خود اُن کا اللہ تعالیٰ سے دور ہٹ جانا تھا۔ سیدنا حضور نے گائیڈ کے ساتھ تفصیل کے ساتھ الحمراء محل کا معائنہ کیا۔ جگہ جگہ "العزۃ للہ" "القدرۃ للہ" لا الٰہ الا اللہ پتھروں میں کندہ کئے ہوئے تھے ایک حمام کے متعلق گائیڈ نے بتایا کہ یہاں کوئی ایسا سسٹم تھا کہ پانی ہمیشہ گرم رہتا تھا عیسائیوں نے اس کو اُکھیڑ کر وجہ معلوم کرنی چاہی تو وہ سسٹم خود ہی ختم ہو گیا۔

خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین خلفاء کا زمانہ پایا ہے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور سیدنا حضور انور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہمارے موجودہ امام ماشاء اللہ اتنی تیزی سے چلتے ہیں کہ سب پیچھے رہ جاتے ہیں۔ دوسرے دل کو دوڑ دوڑ کر ساتھ شامل ہونا پڑتا ہے۔ سیدہ بیگم صاحبہ، دیگر مستورات اور حضور انور کی صاحبزادیاں سب ہی پیچھے رہ جاتے تھے۔ پھر حضور ایک جگہ ٹھہر کر اُن کا انتظار کرتے تھے یہ اس بات کی علامت ہے کہ حضور کے عہدِ خلافت میں [illegible] کام تیزی سے ہوگا اور جماعت کو بھی اب تیزی سے دوڑنا ہوگا اللہ تعالیٰ ہماری غفلت اور سستی دور فرمائے اور دین کے کام کو سیدنا حضور انور کی اقتداء میں تیزی سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

غرناطہ کے باشندے سیدنا حضور انور سے بہت پیار اور محبت سے پیش آئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے بہت پیار فرمایا۔ باوجودیکہ غرناطہ ایک دن ٹھہرنے کا پروگرام تھا حضور انور نے ایک دن مزید قیام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اب اسلام کی فتوحات کا زمانہ ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ غرناطہ کے پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے یہ چوٹی جس کی اونچائی تین ہزار میٹر سے بھی زیادہ ہے دوسرے سالوں میں برف سے ڈھکی رہتی ہے لیکن اس سال خشک سالی اور گرمی کی وجہ سے برف پگھل چکی ہے۔ سب کمشنر پولیس ST.D. - JESOS MIRANAD CAPILLA" بڑی عقیدت اور محبت سے غرناطہ کے قیام کے دوران حضور انور کے قافلہ کے ساتھ گائیڈ کا کام دیتے رہے واپسی پر چوٹی پر پہنچ کر فوٹوگرافی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی چھوٹی صاحبزادی سلمہا اللہ تعالیٰ کو چوٹی پر بنے ہوئے پیوتے سے ستون پر بٹھا کر تصویریں لیں۔ واپس غرناطہ ہوٹل میں آرام فرمایا جس روز الحمراء محل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے پریس والوں نے پھر انٹرویو لیا۔ نہایت اچھے رنگ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا "اہل سپین کو محبت کے ہتھیار کے سوا کسی اور ہتھیار سے فتح نہیں کیا جا سکتا"۔ یہ ایک اخبار کا عنوان تھا۔ غرناطہ سے قرطبہ پہنچے جامع مسجد دیکھنے کا پروگرام تھا چونکہ مسجد بند ہونے کا وقت ہو چکا تھا اس لئے جلد ہی پیدرو آباد کی طرف روانہ ہو گئے۔ جہاں محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ مکرم مرزا انور احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نیز پاکستان۔ مغربی و مشرقی افریقہ۔ انڈونیشیا سنگاپور۔ جاپان۔ ڈنمارک۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ ہالینڈ۔ فرانس۔ ناروے۔ اٹلی وغیرہ سے آئے ہوئے بے شمار احباب حضور پُر نور کی زیارت کے لئے بصد اشتیاق منتظر تھے۔

اگلے روز ۱۰ر ستمبر کو مسجد بشارت میں صبح سے ہی احباب پہنچنے شروع ہو گئے جس سے چہل پہل بڑھتی چلی گئی۔ نماز جمعہ کا وقت آ گیا مسجد بشارت نمازیوں سے بہت بھر گئی۔ سننا ہیانے سے پہنچے

نماز ادا کرنے کا پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا بھر سے جماعت احمدیہ کے نمائندے موجود تھے۔ پیدرو آباد، میڈرڈ، بارسلونا، قرطبہ وغیرہ دُور دراز علاقوں سے بہت زیادہ لوگ آنے شروع ہو گئے تھے اس لئے ہر چیز نئی تھی ہر طرف پیار و محبت کی لہریں تھیں انوارِ الٰہی کے نزول اور انتشارِ روحانیت کے لمحات تھے۔ نماز کے بعد پریس کانفرنس تھی۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، نیشنل پریس کے نمائندے موجود تھے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس کانفرنس نہایت کامیاب رہی اس کی تفصیل انشاء اللہ جلد ہی ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔

پریس کانفرنس کے بعد افتتاح کی تقریب سعید کا انعقاد تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی حمد کے ترانے گاتے ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ کے خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) ہم میں موجود ہیں۔ انوارِ الٰہی اور ملائکہ کا نزول ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنی ہستی کا ثبوت دو طرح سے دیا ہے اوّل اس نے حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ کا مامور مبعوث فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تجلی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا سچے مومنوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے۔ بنا کو اللہ تعالیٰ براہ راست زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کرتا ہے اور خلفاء کو مومنوں کے ذریعہ لیکن خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر ہیں جو آج ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں آج ہم اس مسجد کے افتتاح کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آؤ آج ہم بھی ان آسمانی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا اور اپنے پیارے خلیفہ کا سچا پیار اور محبت عطا فرمائے آمین۔

اس کے بعد محترم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر تھی۔ اس کا ترجمہ سپینش زبان میں پسرم عزیز ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور سلمہ نے کیا۔ آپ نے سابق اقوام متحدہ کے صدر کے طور پر اقوام عالم کی نمائندگی کی اس کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل پرائز ونر نے تقریر کی اس کا سپینش ترجمہ بھی عزیز عطاء الٰہی منصور نے کیا۔

ازاں بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر تھی جس کا ساتھ ساتھ سپینش زبان میں ترجمہ ہوتا رہا۔ حضور کے الفاظ سے بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور محبت و پیار کے سرچشمہ سے نور کے سوتے پھوٹتے معلوم ہوتے تھے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان پُرشوکت الفاظ سے اہلِ سپین کو مخاطب فرمایا

”آخر میں ایک دفعہ پھر میں اہلِ سپین کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اہلِ سپین کو اس خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلانے آئے ہیں جس کی عبادت کے لئے کامل خلوص کے ساتھ ہم آج اس مسجد کے افتتاح کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ دُنیا کے تمام مصائب کا حل ایک اور صرف ایک ہے کہ وہ اپنے خالق اور اپنے مالک اور اپنے رب کی طرف لوٹ آئے تمام بنی نوع انسان کو محبت کے رشتوں میں باندھنے کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں جیسے ایک ماں اور ایک باپ رحمت اور محبت کا ایک طبعی جذبہ اپنے دل کے اندر موجزن پاتے ہیں۔ ایک ہی خالق کی مخلوق ہونے کا یقین اور اپنے تعلقات کو اس یقین کے سانچے میں ڈھالنا ہی مشرق و مغرب شمال اور جنوب میں بسنے والے انسانوں کو وہ محبت عطا کرتا ہے جس کو آج انسانیت ایک ایسے پیاسے کی طرح ترس رہی ہے جو پانی کے بغیر تپتے ہوئے صحرا میں ایڑیاں رگڑ رہا ہو۔

پس اس خدا کی قسم کھا کر میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے اعلان کرتا ہوں جس کے قبضہ میں ہماری جانیں ہیں اور جو دلوں کے حال سے خوب واقف ہے کہ

”ہم اہلِ سپین کے لئے خدائے واحد و یگانہ اور بنی نوع انسان کی محبت کے سوا اور کوئی پیغام نہیں لائے“

”دنیا میں بعض قومیں ایسی بھی ہوں گی جو محبت کے سوا بھی فتح کی جا سکتی ہوں۔ لیکن اہلِ سپین ان قوموں میں سے نہیں۔ تاریخ کا مطالعہ مجھے بتاتا ہے کہ اس قوم کو محبت کے ہتھیار کے سوا کسی اور ہتھیار سے فتح نہیں کیا جا سکتا ....“ میں اپنے رب کی عطا کردہ بصیرت سے

اور اس کی راہنمائی کے نتیجہ سے اس یقین پر قائم ہوں کہ اہلِ سپین کی فتح محبت و شفقت اخلاص اور خدمت کے ہتھیاروں سے مقدر ہو چکی ہے اور کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا!“

اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزانہ اور درد بھری دُعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اہلِ سپین کے لئے سچی محبت، سچا اخلاص اور حقیقی خدمت کی توفیق دے اور اہلِ سپین کو جلد اسلام کے نور سے منور کر دے آمین!

افسوس! مکرم نور محمد صاحب پونچھی درویش

اور مکرم بہادر خان صاحب درویش وفات پاگئے

اِنّا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان ۱۶ اخاء (اکتوبر) — عرصہ زیر رپورٹ کے دوران درویشانِ کرام کو یکے بعد دیگرے اپنے دو بھائیوں کی دائمی جُدائی کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ پہلا سانحہ مکرم نور محمد صاحب پونچھی درویش کی وفات سے مورخہ ۱۱/۱۲ اخاء (اکتوبر) کی درمیانی رات کو پیش آیا جس نے صبح ہوتے ہی ماحول کو سوگوار بنا دیا۔

مکرم نور محمد صاحب پونچھی درویش مرحوم علاقہ پونچھ کشمیر کے متوطن تھے آپ کے بڑے بھائی مکرم شیر محمد صاحب پونچھی درویش مرحوم ملکی تقسیم سے کافی عرصہ پہلے ہی سے قادیان میں مقیم تھے جبکہ مرحوم ان دنوں ملٹری میں ملازم تھے ۱۹۴۵ء میں ملٹری کی ملازمت سے ریلیز ہو کر آپ اپنے بڑے بھائی کے پاس واپس قادیان آئے اور مستقل طور پر یہیں رہائش پذیر ہو گئے ملکی تقسیم کے پُرآشوب اور خونچکاں حالات میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے آپ دونوں بھائیوں نے خود کو شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے پیش کر دیا اس جہت سے آپ کا شمار ابتدائی درویشوں میں ہوتا ہے۔ آپ چونکہ ناخواندہ تھے اس لئے مرض الموت میں مبتلا ہونے تک صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغہ جات میں بطور مددگار کارکن پوری لگن اور خلوص کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم دیندار، پابند صوم و صلوٰۃ، سادہ، منکسر المزاج اور بہت سی نمایاں خوبیوں کے حامل بزرگ تھے۔ آپ کی شادی کیرنگ (اڑیسہ) میں ہوئی تھی جس سے تین خوردسالہ بیٹیاں اور ایک بیٹا مرحوم نے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

عرصہ تقریباً ایک سال قبل آپ کے جسم کے نچلے حصہ پر فالج کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے مرحوم مسلسل ایک سال تک فراش رہے مقامی طور پر ہر ممکن علاج کیا جاتا رہا مگر حالت روز بروز دگرگوں ہوتی چلی گئی بالآخر مورخہ ۱۱/۱۲ اخاء (اکتوبر) کی درمیانی شب بعمر قریباً ۶۷ سال مرحوم اس دارِ فانی سے کوچ کر کے عالمِ جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنّا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۲/۱۰ کو بعد نماز عصر احاطہ لنگر خانہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے مرحوم کی نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے مقامی احباب جماعت شریک ہوئے موصی ہونے کی وجہ سے آپ کو مقبرہ بہشتی قادیان کے قطعہ درویشان میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔

ابھی مکرم نور محمد صاحب پونچھی مرحوم کی وفات کا زخم تازہ ہی تھا کہ مورخہ ۱۵ اخاء (اکتوبر) کی صبح درویش بھائیوں کو اپنے ایک اور ۳۵ سالہ دیرینہ رفیق کار مکرم بہادر خان صاحب مرحوم کے سانحہ ارتحال کی اندوہناک خبر سننے کو ملی جس نے ماحول کی افسردگی کو مزید گہرا کر دیا۔

مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم مکرم شادی خان صاحب متوطن ... ضلع سرگودھا (پاکستان) کے فرزند تھے۔ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر آپ ملٹری میں بھرتی ہوئے اور کئی سال تک ملٹری میں رہنے کے بعد ۱۹۴۶ء میں سرکاری ملازمت سے ریلیز ہو کر خدمتِ مرکز کے جذبہ کے تحت قادیان آ گئے۔ ملکی تقسیم کے پُرخطر حالات میں حضور رضی اللہ عنہ کے ہی ارشاد پر ہجرت کرنے کی بجائے بحیثیت ابتدائی درویش

(باقی صفحہ ۱۵ پر دیکھئے)

پونچھ میں علاقائی جماعتوں کی دو روزہ کامیاب سالانہ کانفرنس

● مرکزی نمائندگان کی شمولیت ● جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد
● قرب وجوار کی ۲۵ پچیس جماعتوں کے احمدی احباب کا ایمان پرور اجتماع ● علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج مبلغ علاقہ پونچھ کشمیر

اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائید و نصرت کے ساتھ جماعتہائے احمدیہ علاقہ پونچھ کی دو روزہ سالانہ کانفرنس مورخہ ۴ر اور ۵ر ستمبر کو نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں مرکز سلسلہ سے محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ و محترم الحاج مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ مکرم [illegible] صاحب بی اے ایل ایل بی [illegible] پریذیڈنٹ علاوہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ آسنور نے شمولیت اختیار کی۔ وفد کے علاوہ پونچھ اور راجوری کی قریباً ۲۵ پچیس جماعتوں کے کثیر احمدی احباب اور بعض مقامی مسلم اور غیر مسلم اصحاب بھی شریک کانفرنس ہوئے۔

کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ گزشتہ سال جماعتوں کے باہمی مشورہ اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی ہدایات کے مطابق کر لیا گیا تھا۔ مدرسہ احمدیہ قادیان کے بعض طلباء جو ان ایام میں رخصت پر تھے کو محترم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ کی اجازت سے کانفرنس کی تیاری کے لئے روک لیا گیا تھا چنانچہ مندرجہ ذیل طلباء نے بڑی جانفشانی سے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مدد دی عزیز رفیق احمد صاحب کالابن، عزیز مظفر احمد صاحب چارکوٹ۔ عزیز منور احمد صاحب متہ سنیندرہ عزیز نسیم احمد صاحب۔ شمیم سنیندرہ اور عزیز عبدالقدوس سنیندرہ

ارنیال۔ بڈھانوں۔ راجوری۔ چارکوٹ سلواہ اور تھانہ منڈی کے بیشتر احباب مورخہ ۳ر ستمبر کی شام کو ہی پونچھ پہنچ گئے جبکہ دیگر جماعتوں سے کثیر التعداد احباب جماعت مورخہ ۴ر ستمبر کو تشریف لائے۔ اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کے مخلصانہ تعاون سے گزشتہ سالوں کی نسبت [illegible] زیادہ حاضری رہی اور کانفرنس بفضلہ تعالیٰ نہایت درجہ کامیاب رہی جس کا اعتراف شہر کے غیر از جماعت دوستوں اور باہر سے آنے والے احباب نے بھی کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

کانفرنس کی تشہیر

ضلع راجوری اور پونچھ کے مختلف مقامات میں کانفرنس کی تشہیر کے [illegible] کے پوسٹر دیواروں پر چسپاں [illegible] اور ہینڈ بل تقسیم کئے گئے مختلف مقامات پر مثلاً سرنکوٹ۔ منڈی۔ ہندور۔ مغلاکس اور پونچھ میں منادی بھی کرائی گئی۔ جلسہ کے دونوں روز مہمانوں کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے مسجد احمدیہ پونچھ میں کیا گیا تھا۔ اس چھوٹے سے اجتماع سے قادیان کے جلسہ سالانہ کی ایمان افروز جھلک دکھائی دیتی تھی ہر زبان پر لا الٰہ الا اللہ کا ورد ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا کر رہا تھا

کانفرنس کے پہلے دن کا اجلاس

مورخہ ۴ر ستمبر کو ٹھیک دو بجے دوپہر کانفرنس کا پہلا اجلاس جناب میر غلام محمد صاحب وائس پریذیڈنٹ کانگریس آئی صوبہ کشمیر و سابق ممبر پارلیمنٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہٗ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا مختصراً تعارف کرایا۔ ازاں بعد محترم الحاج حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے "سیرت آنحضرت صلعم" کے موضوع پر فاضلانہ تقریر کی جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تینوں ادوار (بچپن، جوانی اور بڑھاپا) پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالباسط صاحب صدر جماعت احمدیہ سلواہ تھانہ منڈی نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

بعدہٗ محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے "ظہور امام مہدی علیہ السلام" کے موضوع پر قرآن کریم، احادیث نبویہ، بائیبل، ویدوں اور گرنتھ کے حوالہ جات سے دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ موجودہ پُر آشوب زمانہ میں وہ موعود اقوام عالم ظاہر ہو چکا ہے چنانچہ عین وقت پر خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسلمانوں کے لئے مہدی، عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کیلئے کرشن اوتار بنا کر مبعوث فرمایا۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے "عقائد احمدیت" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے ختم نبوت اور دیگر اختلافی مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ یہ وہی حقیقی اسلامی جماعت ہے جس کے بارہ میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے بشارتیں عطا فرمائی تھیں

آخر میں جناب میر غلام محمد صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کی سراہنا کی اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ کوتاہ اندیش اور کم فہم مسلمان اس جماعت کی مخالفت کرتے اور اس کے مقدس مشن کی راہ میں روکیں پیدا کرتے ہیں۔ یہ جماعت قابل قدر اور قابل ستائش ہے اس کے عقائد عین اسلام اور اس کا جذبہ اور تنظیم دیگر مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے اس کا ہر فرد عشق رسول اور خدمت اسلام کے جذبہ سے سرشار نظر آتا ہے اور ان کے اخلاق و کردار صحابہؓ کی زندگیوں کی جھلک دکھائی دیتی ہے [illegible] کا متمنی رہا ہوں [illegible] کاش دیگر فرقہ ہائے اسلامیہ بھی اپنے اندر اہم آہنگی یکجہتی اور بے لوث خدمت اسلام کا یہی جذبہ پیدا کریں۔ اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی [illegible] پر [illegible] دعا کرائی جس پر پہلے دن کا اجلاس [illegible] بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کانفرنس کا دوسرا دن
جلسہ پیشوایان مذاہب

اس اجلاس کی کارروائی ٹھیک ۲ بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید مکرم عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید نے کی اور نظم مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ نے پڑھی بعدہٗ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے ہی آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ کے عنوان پر تقریر کی جس میں آپ نے سیرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف درخشندہ گوشوں کو اجاگر کیا۔ بعدہٗ سردار [illegible] ورشنی سنگھ صاحب [illegible] نیشنل کانفرنس پونچھ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ سچی [illegible] ہے جس نے مخالفتوں اور ظلم و ستم کے طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی راہ ہموار کی ہے۔ مگر اخلاق اور کردار کے دامن کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا اسی کی صداقت کی دلیل ہے۔ آخر میں آپ نے اس موقع کے لئے بطور خاص منظوم کئے گئے اپنے دلچسپ پنجابی اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آپ کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر نے [illegible] کے موضوع پر تقریر کی۔ [illegible] آپ نے آنحضرت صلعم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والہانہ عشق کو بطور خاص پیش کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم الحاج مولانا حکیم محمد دین صاحب فاضل نے "احمدیت کا روشن مستقبل" کے موضوع پر عالمانہ انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے احمدیت کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ اور اس کی جلیل القدر اسلامی خدمات کا تذکرہ کیا۔

بعدہٗ محترم صدر صاحب نے صدارتی خطاب میں عقائد اسلام و احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس جلسہ کی کامیابی پر احباب جماعت کو مبارکباد دی اور [illegible] آئندہ بھی [illegible] اور [illegible] تبلیغ [illegible] اسلام اور [illegible]

مسلم کی تعلیم کو دوسروں تک پہنچاتے رہنے کی تلقین فرمائی۔

آخر میں خاکسار نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ چونکہ بنیادی طور پر تمام مذاہب کی تعلیم مشترک ہے اس لئے جماعت احمدیہ نے سب سے پہلے "پیشوایانِ مذاہب کے جلسوں" کی بنیاد رکھی تا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ایک سٹیج سے ہم اپنے اوتاروں رشیوں، منیوں اور پیغمبروں کی مہما کریں اور ایک دوسرے کو سمجھ کر قریب ہو سکیں ہمارے ان اجلاسات کا مقصد اور مدعا یہی ہے۔ اس مختصر تقریر کے بعد خاکسار نے ان تمام ضلعی و مقامی حکام اور معززین شہر کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں کبھی پور تعاون دیا فجزاھم اللہ خیرا۔

بعدہٗ محترم صدر جلسہ نے پُر سوز اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ یہ دو روزہ روحانی اجتماع انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ۔

گوردوارہ سنگھ سبھا میں تقریر

مورخہ ۵/۹/۸۲ کو صبح آٹھ بجے محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی گوردوارہ سنگھ سبھا پونچھ میں تقریر رکھی گئی تھی جس میں آپ نے بابا گورونانک جی کی پوتر جیونی اور آپ کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اگر دنیا میں کوئی پہلا سکھ ہے تو وہ رائے بلار سلطان پور دھی اور بھائی مردانہ اور میاں میر ہیں جنہوں نے مختلف اوقات میں گورونانک دیوجی کی مدد کی۔ محترم مولوی صاحب نے سکھ مسلم تعلقات کے بہت سے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات بڑے خوشگوار رہے ہیں اور آج بھی ہمیں محبت اور پیار سے مل کر رہنے کی ضرورت ہے آپ کی تقریر بے حد پسند کی گئی آخر میں پربندھک کمیٹی کے چیئرمین سردار ہرنام سنگھ صاحب نے بڑے احترام سے مولوی صاحب کی خدمت میں "سرو پہ" پیش کیا اور شکریہ ادا کیا۔

گیتا بھون پونچھ میں تقریر

پروگرام کے مطابق اسی روز شام آٹھ بجے گیتا بھون پونچھ میں محترم موصوف نے "کلنکی اوتار" کے موضوع پر فاضلانہ تقریر کی آپ نے کہا یہ زمانہ وید وں اور گیتا کی بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق گزر رہا ہے گیتا میں آتا ہے کہ جب ادھرم پھیل جاتا ہے اور دھرم کا نا...

جاتا ہے۔ اس زمانہ میں ایک کرشن اوتار جنم لیتا ہے اور مذہب کی حفاظت اور رکھشا کرتا ہے آپ نے قرآن مجید کی آیت لقد بعثنا فی کل امۃ رسولا کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ تمام انبیاء اوتار رشی منی بھگوان کی طرف سے آتے اور وہ سب سچے ہیں ان سب کا ماننا اور احترام کرنا اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مذہب کی حقیقی روح کو پیدا کیا جائے تا دنیا میں امن شانتی اور بھائی چارہ قائم ہو آپ کی تقریر کے بعد جناب پروفیسر منگت رام پریذیڈنٹ سناتن دھرم سبھا نے آپ کی تقریر کی تعریف کی اور کہا کہ آج دنیا مختلف علاقائی لسانی اور طبقاتی جھگڑوں سے دوچار ہے لہٰذا ایسے خیالات جو باہم پیار اور ہم آہنگی پیدا کرنے والے ہوں ان کی اشاعت کی بہت ضرورت ہے ہم مشکور ہوں کہ محترم مولوی صاحب اور دیگر احباب یہاں تشریف لائے اور اپنے خیالات سے ہمیں مستفید کیا

نماز فجر کے بعد درس

تینوں روز نماز فجر کے بعد علی الترتیب مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی اور محترم الحاج حکیم محمد دین صاحب فاضل نے پُر اثر درس دیا جس سے تمام احباب مستفید ہوئے

تربیتی اجلاس

محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے ایک اہم اجلاس بلایا جس میں تبلیغ و تربیت کے کاموں کو وسعت دینے اور نئی نسل کی تربیت سے متعلق بعض اہم فیصلہ جات کئے گئے چندوں کی باشرح ادائیگی کی طرف بھی احباب کو توجہ دلائی گئی اور ان تمام امور کی انجام دہی کے لئے ایک خصوصی لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

افسران اور معززین شہر کو عصرانہ

مورخہ ۵ ستمبر کو بوقت شام چھ بجے راجہ بلدیو سنگھ صاحب سابق راجہ ریاست پونچھ کے "دربار محل" کی خوبصورت عمارت کے وسیع و عریض ہال میں معززین شہر اور افسران ضلع کو احمدیہ مشن پونچھ کی طرف سے عصرانہ پیش کیا گیا جس کے لئے خوبصورت دعوتی کارڈ چھپوا کر پہلے ہی سے شہر اور مضافات کے معززین اور حکام میں تقسیم کر دئے گئے تھے۔ یہ پروگرام جناب مہندر سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر پونچھ کی صدارت میں منعقد ہوا تلاوت

قرآن مجید محترم الحاج مولانا حکیم محمد دین صاحب فاضل نے کی اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی جس میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کا مختصر الفاظ میں تعارف پیش کیا۔ اس مختصر تعارفی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے بڑے دلنشین انداز میں اسلام اور سوشلزم کے موضوع پر تقریر کی جو بے حد پسند کی گئی۔

اس کے بعد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوت و تبلیغ نے قومی ایکتا کے موضوع پر قرآن کریم اور ویدوں کی تعلیمات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تمام پیغمبر رشی اور اوتار اسی پرم پتا پرماتما کی طرف سے آئے ہیں جو سرو شکتی مان اور دیالو ہے ان سب نے انسانیت اخوت اور بھائی چارہ کی تعلیم دی ہے آپ کی تقریر سے سامعین نہایت درجہ متاثر ہوئے اور ریڈیو سے اس کو براڈ کاسٹ کرنے کی تجویز رکھی۔

آخر میں محترم مہندر سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت حق و صداقت پر مبنی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ کا مقدس مشن

پھولے پھلے اور کامیابی کی منزلیں طے کرتا چلا جائے آخر میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنا نیک تاثرات کا اظہار کیا آخر میں تمام معززین کا شکریہ ادا کیا اور پھر سب مدعوین کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا

بک اسٹال

طلباء مدرسہ احمدیہ قادیان نے کانفرنس کے ایام میں مسجد احمدیہ پونچھ کے سامنے اور دعوت عصرانہ کے موقع پر ٹاؤن ہال کے باہر جماعتی لٹریچر پر مشتمل خوبصورت سٹال ترتیب دیا جہاں سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔

علاقہ پونچھ کی اس دو روزہ کانفرنس کی کامیابی پر ہم جناب مہندر سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر پونچھ، جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس پونچھ جناب بھٹال صاحب سٹی پریذیڈنٹ پونچھ جناب بخشی صاحب پریذیڈنٹ برہمن سبھا پونچھ، نمبردار اننت رام صاحب جناب بہشتی صاحب مکرم جہانگیر صاحب میر اور مکرم تاج صاحب میر مکرم محمد زمان صاحب ایڈووکیٹ مکرم محمد یوسف صاحب پرنسپل جناب میر غلام محمد صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ۔ فقیر محمد صاحب وردی اور بابو مری رام صاحب مجرم کے مخلصانہ تعاون اور جذبہ خیر سگالی کے لئے تہہ دل سے ممنون ہیں اسی طرح جماعتی طور پر مکرم عبد العزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ بڈھانوں۔ مکرم نثار احمد صاحب بی اے بڈھانوں۔ مکرم رفیق احمد صاحب سنگیوٹ۔ مکرم مستری عبد اللطیف صاحب شیندرہ۔ مکرم چوہدری شمس الدین صاحب صدر جماعت پونچھ۔ مکرم مولوی عبد الباسط صاحب صدر جماعت سلواہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود فاضل مبلغ سلسلہ، طلباء مدرسہ احمدیہ نیز خاکسار کی اہلیہ اور نسبتی بہن عزیزہ امۃ الرشید نرگس بھی خصوصی شکریہ کی مستحق ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ص ۸ سے آگے: آپ نے مستقل طور پر قادیان میں سکونت کو ترجیح دی آغاز کار میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے محدود مالی وسائل کے پیش نظر درویشان کو سلسلہ پر بار بننے کی بجائے اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی تحریک کی تو آپ نے بھی دلی بشاشت کے ساتھ اپنا نام پیش کر دیا اس سکیم کے تحت صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بشمول مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم چند درویشوں کو کپڑا بننے کا کام سکھا کر ان کو ہاتھ کی کھڈیاں لگا دیں جن سے یہ سب دوست ایک عرصہ تک گزر بسر کرتے رہے ۱۹۵۵ء بسلسلہ کے ہولناک سیلاب سے محلہ کی بعض پرانی عمارات کو بھی نقصان پہنچا اس موقعہ پر ایک مکان کا کچھ حصہ منہدم ہونے کی وجہ سے آپ کے ایک ٹخنہ میں شدید چوٹ آئی۔ یہ گہرا زخم اگرچہ کچھ عرصہ بعد مندمل ہو گیا۔ مگر اس کا اثر آخر وقت تک آپ کے چلنے کے انداز سے نمایاں رہا۔ طبیعت بحال ہونے پر آپ پھر پوری یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ خدمت سلسلہ میں مصروف ہو گئے۔ مگر کچھ ہی عرصہ بعد آپ پر فالج کا جزوی حملہ ہوا جس نے آپ کو مستقل بستر کا حلیف بنا دیا۔ بیماری کی شدت اور غیر معمولی طوالت کے باوجود آپ نے یہ تمام عرصہ انتہائی صبر و رضا کے ساتھ گزارا اس دوران علاج معالجہ کی ہر ممکن ظاہری تدبیر اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے دعاؤں کی خصوصی تحریکات بھی کی جاتی رہیں بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور آپ مورخہ ۱/۸۲ کی صبح بوقت پونے دس بجے بعمر قریباً ۷۰ سال داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون ——— اسی روز شام بوقت ۵ بجے احاطہ لنگر خانہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائمقام امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں سپرد خاک کر دیا گیا قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر مقامی صاحب نے اجتماعی دعا کرائی ——— مرحوم کی شادی مونگھیر (بہار) میں ہوئی تھی جس سے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں مرحوم کی یادگار

... بیٹے ہیں ——— قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت فرمائے ... جنت میں ... اور ... پسماندگان ...

مرکز احمدیت میں مجالس انصاراللہ بھارت کا تیسرا کامیاب سالانہ اجتماع

٭ مختلف مجالس کے نمائندگان کی شرکت ٭ دلچسپ روحانی علمی اور تفریحی پروگرام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل زعیم اعلیٰ قادیان

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا تیسرا دو روزہ کامیاب سالانہ اجتماع مورخہ ۱۳، ۱۴ اخاء/اکتوبر ۱۹۸۲ء کو تسبیح و تحمید، ذکر الٰہی اور دعاؤں کے روح پرور ماحول میں آغاز پذیر ہوا۔ صبح چار بجے بوقت سحری نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ نے صلی علیٰ نبینا صلی علیٰ محمد کے ترانہ کے ساتھ انصاراللہ کو بیدار کیا اور سب انصار حسب پروگرام وضو کر کے مسجد مبارک میں پہنچ گئے جہاں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے ساڑھے چار بجے تہجد کی نماز باجماعت پڑھائی۔ مسجد مبارک میں نماز فجر بھی محترم امینی صاحب نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر محترم حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بڑے لطیف پیرایہ میں قرآن کریم کا درس دیا جس میں آپ نے آیت قرآنی رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ ... الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کی تربیت سے متعلق انصاراللہ پر عائد ہونے والی ذمہ داری کی وضاحت فرمائی۔ درس کے بعد اراکین مجلس انصاراللہ مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کے لئے تشریف لے گئے جہاں محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی اس کے بعد جملہ اراکین نے اپنے اپنے گھروں پر جا کر قرآن مجید کی تلاوت کی اور پھر ساڑھے سات بجے صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت میں اجتماعی ناشتہ کیا۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے صبح روز اول اجتماع کا باقاعدہ پروگرام شروع ہوا۔ جس کے لئے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں خاص شامیانے لگا کر اور تبلیغی و تربیتی قطعات اور جھنڈے آویزاں کر کے مقام اجتماع کو اچھی طرح مزین کیا گیا تھا۔

اجلاس اوّل

وقت مقررہ پر اجلاس اوّل کی کارروائی محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی تلاوت کلام پاک سے آغاز پذیر ہوئی۔ تلاوت کے بعد محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ پرچم کشائی کے لئے لوائے انصاراللہ کے پاس تشریف لے گئے جبکہ تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو کر زیر لب دعاؤں میں مصروف ہو گئے۔ مکرم چوہدری صاحب نے پرچم کشائی فرمائی جس کے ساتھ ہی فضا اسلامی نعروں سے گونج اٹھی ازاں بعد مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی نائب صدر نے حاضرین سمیت احتراماً کھڑے ہو کر انصاراللہ کا عہد دہرایا اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "سعید و شکار غم ہے تو مسلم خستہ جاں کیوں ہے" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے انصاراللہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض ایمان افروز ارشادات پیش کئے جن میں بتایا گیا ہے کہ غیر معمولی ترقی تبھی نصیب ہوتی ہے جب نظام بھی بیدار ہو اور ذیلی تنظیمات کے ذریعہ عوام بھی بیدار ہوں۔

ازاں بعد مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مجلس انصاراللہ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۸۱ء کے بعد مجلس پر ایک جمود طاری تھا محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم نے اپنے دور صدارت میں خط و کتابت اور مفید لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ مجلس انصاراللہ کو فعال بنانے کی کوشش فرمائی اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔ موجودہ دور صدارت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصاراللہ کی ایک سو سے زیادہ تنظیمیں قائم ہو چکی ہیں۔ دوران سال بجٹ میں بھی اضافہ ہوا اور وصولی بھی گزشتہ سالوں سے زیادہ ہوئی۔ مجلس کا اپنا ذاتی دفتر تعمیر ہوا اور اس کے لئے فرنیچر سامان مہیا کیا گیا۔ مجلس کے میٹنگوں پر صدر آٹھ کی کوشش کی گئی۔ دوران سال صدر کے اجتماع انصاراللہ میں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے شرکت فرمائی اسی طرح ماری پانچھام کی کشمیر کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات حسرت آیات پر تعزیتی قراردادیں بھجوائی گئیں۔ مقامی طور پر مجلس خدام الاحمدیہ سے مالی تعاون کیا۔ قادیان کے قرب و جوار میں تبلیغی مواقع پیدا کر کے مختلف مقامات پر تبلیغی تقاریر کروائی گئیں۔ ایک وفد ڈیرہ بابا نانک بھجوایا گیا اور ان تمام مواقع پر مفت دری اسلامی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مسجد سپین کے افتتاح کے موقع پر مجلس کی جانب سے بطور صدقہ بکرے ذبح کئے گئے بعض مختاج افراد کی امداد کی گئی۔ سہ ماہی رسالہ مشکوٰۃ میں چار صفحات انصاراللہ کے لئے مخصوص کروائے گئے۔ امسال بنگال - حیدرآباد - اڑیسہ و کیرلہ وغیرہ سے نمائندگان نے اجتماع میں شرکت فرمائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے "سیرت صحابہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر فرمائی جس میں آپ نے حضرت عکرمہ بن ابوجہل کے ایمان افروز حالات بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی مناقب پر مشتمل ایک فارسی نظم کا ایک حصہ پیش کیا۔

دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی نے "ذکر حبیب علیہ السلام" کے عنوان پر بڑے وجد آفریں انداز میں کی جس میں آپ نے تربیت اولاد کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے نیز بتایا کہ حضورؑ سخت گرمی میں بھی تالیف و تصنیف کا کام بڑی مستعدی سے جاری رکھتے تھے ایک دوست نے عرض کی کہ حضور کو بڑی تکلیف ہوتی ہو گی کسی پہاڑی علاقہ میں یا باغ میں جانا چاہیے آپ نے فرمایا میں ان باغوں کو کیا کروں اسلام کا باغ سوکھ رہا ہے۔ مجھے اس کی فکر ہے علاوہ ازیں آپ نے حضورؑ کے صحابہ کی جلیل القدر خدمات کے متعلق بھی بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے "انصاراللہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر کی۔ آپ نے قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریوں اور صحابہ کے لئے استعمال شدہ انصاراللہ کے الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے انصاراللہ کی ذمہ داریوں کے ضمن میں تقویٰ اللہ - ایمان بالغیب - اقامت صلوٰۃ انفاق فی سبیل اللہ اور بزرگان دین کا احترام ایمان بالآخرۃ کی احسن رنگ میں وضاحت فرمائی۔

چوتھی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "احمدیت ہم نے کیا پایا" کے عنوان پر کی۔ آپ نے فرمایا ہم نے احمدیت سے وہی کچھ پایا جو آج سے چودہ سو سال قبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام نے پایا تھا اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پہلا انعام "زندہ ایمان" کی صورت میں اور دوسرا انعام "اتحاد" کی شکل میں دیا جو نظام خلافت کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا ازاں بعد "نظام اسلام اور انصاراللہ" کے عنوان پر مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی نائب صدر انصاراللہ مرکزیہ نے پُر مغز تقریر کی۔ آخر میں مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس آندھرا نے "مومن کی علامات" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنے مضمون کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں احسن رنگ میں واضح کیا۔ اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم

روز اوّل کا دوسرا اجلاس مکرم حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیر صدارت اڑھائی بجے دن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب آف گھوڑہ نے کی نظم مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔

پہلی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے "انصاراللہ کا مقام" کے عنوان پر قرآن کریم کی آیت رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ ..... الخ کی روشنی میں فرمائی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز ملفوظات بھی

پیش کیے۔ دوسری تقریر مکرم مولوی حنیف احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے "قبولیت دُعا کے ایمان افروز واقعات" کے عنوان پر کی جس میں آپ نے قبولیت دُعا سے متعلق حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت ایمان افروز واقعات پیش کیے۔ تیسری تقریر مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب آف کوڑہ نے اپنے قبولِ احمدیت کے ایمان افروز حالات پر مشتمل کی۔ چوتھی تقریر مکرم نامدار علی صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کبیرا نے بنگالی زبان میں وفاتِ مسیح کے عنوان پر کی۔ پانچویں تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے ناظم اعلیٰ بنگال نے قبولِ احمدیت کے ایمان افروز حالات پر مشتمل کی۔ آخر میں خاکسار عبد الحق فضل نے اپنے میدانِ تبلیغ کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے اسی کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

وی سی آر پر مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب!

اسی روز رات کو وکیل انجمن احمدیہ کی طرف سے وی سی آر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے "مسجد بشارت" سپین کے افتتاح کی کارروائی پر مشتمل رنگین فلم دکھائے جانے کا انتظام کیا گیا اس لئے اجتماع کے مجوزہ پروگرام میں کسی قدر تبدیلی کرنا پڑی۔ چنانچہ مسجد اقصیٰ میں رات ۸ بجے سے گیارہ بجے تک مستورات نے اور صبح ساڑھے چار بجے سے آٹھ بجے تک مردوں نے یہ روح پرور پروگرام دیکھا۔

اجتماع کا دوسرا دن

مورخہ ۱۴/۱۰/۸۲ کو مسجد مبارک میں خاکسار نے اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے نماز تہجد پڑھائی۔ دونوں روز اراکین مجلس انصار اللہ کے ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کا اجتماعی انتظام مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے کیا گیا۔

تیسرا اور آخری اجلاس

اجتماع کے دوسرے روز کا پہلا اور آخری اجلاس محترم مولوی بشیر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی زیر صدارت ۹ بجے صبح منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم مخدوم حسین صاحب نے کی نظم مکرم نذیر احمد صاحب منیجر نے خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اصلاحِ معاشرہ کے عنوان پر فرمائی جس میں آپ نے قرآن کریم کی آیات، تاریخِ اسلام کے واقعات، اور احادیثِ نبوی کو پیش کرکے صالح اسلامی معاشرہ کی احسن رنگ میں وضاحت فرمائی۔

دوسری تقریر خاکسار عبد الحق فضل نے "تلاوتِ قرآن کریم، ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی برکات" کے عنوان پر کی خاکسار نے قرآن کریم، احادیثِ نبویہ، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی روشنی میں اپنے مضمون کی وضاحت کی۔ تیسری تقریر مکرم بابو محمد یوسف صاحب نے کی جس میں آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آپ چونکہ پیغامی خقیدہ رکھتے تھے اس لئے آپ نے بیعت کے ... بعض ... دلائل بھی پیش کیے۔

چھٹی تقریر تربیتِ اولاد کے عنوان پر مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری نے کی جس میں آپ نے خلافت کے ساتھ والہانہ وابستگی کی اہمیت بتائی۔ چوتھی تقریر مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب آف حیدر آباد نے "ذکر اللہ" کے عنوان پر فرمائی آپ نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ثابت کیا کہ ہر قسم کی کامیابی ذکرِ الٰہی سے وابستہ ہے۔ پانچویں تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے میدانِ تبلیغ کے ایمان افروز حالات کے عنوان پر فرمائی۔

آخر میں مکرم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ یہ اجتماعات اس لئے ہوتے ہیں کہ انصار، خدام، اطفال اور لجنہ اپنے اپنے معیارِ قربانی میں ترقی کریں اس اجتماع میں جو تقاریر ہوئی ہیں وہ ایمان کو مضبوط و مستحکم کرنے والی تھیں آپ نے قرآن کریم کی آیت اشتریٰ من المؤمنین ... الخ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ایک عظیم عہد اللہ تعالیٰ سے باندھا ہے اگر ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اچھا دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنی جانوں اور مالوں کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے چلے جائیں اس مقصد کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

آپ نے اپنے سہ سالہ دور صدارت کا ذکر کرتے ہوئے تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا اور اس اجتماع میں جن احباب و افراد نے تعاون فرمایا ان سب کا اور منتظمین و عہدیداران کا شکریہ ادا کیا۔ بعد اجتماعی دُعا بخیر و خوبی یہ آخری اجلاس برخاست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

تفریحی پروگرام

بعد نماز ظہر و عصر چار بجے شام کھیل کے میدان میں اراکین انصار اللہ نے کھیلوں میں حصہ لیا۔ سائیکل ریس (دھیلنڈ کے تین چکر) تیز دوڑ۔ تیز چہل قدمی۔ میوزک چیئرز وغیرہ گیمیں ہوئیں۔ کھیلوں کے اختتام پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی قادیان دارالامان نے گیمز میں اوّل، دوم، سوم، آنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور آخر میں ورزش اور کھیلوں کی اہمیت کے متعلق بزرگانِ سلسلہ کے بعض واقعات پیش کرکے آخر میں اجتماعی دُعا کرائی۔ اور اس طرح انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی رُوحانی، علمی اور تفریحی پروگراموں پر مشتمل اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں آئندہ سال بھی اس تسلسل کو قائم رکھنے کی توفیق بخشے اور زیادہ سے زیادہ بے لوث خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے۔

آمین ثم آمین

جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید بقیہ صفحہ ۵

پینگاڈی

مکرم این کنجی احمد صاحب پینگاڈی تحریر فرماتے ہیں کہ مرکزی ہدایت کے مطابق مورخہ ۲۳/۹/۸۲ تا ۳۰/۹/۸۲ ہفتہ قرآن مجید کے دوران اجلاسات منعقد کئے گئے جس میں قرآن مجید سے متعلق مختلف موضوعات پر احبابِ جماعت نے تقاریر کیں۔ مکرم سی کنجی عبد الستار صاحب صدر جماعت اور مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ سلسلہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے عید الاضحیٰ کے روز کوئی اجلاس منعقد نہ کیا گیا۔

بمبئی

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی تحریر فرماتے ہیں کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق بمبئی میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۲۳/۹/۸۲ کو بعد نماز عصر احمدیہ مسلم مشن میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شاکر عبد اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الشکور صاحب جبری، مکرم ایم بی احمد صاحب اور خاکسار محمد حمید کوثر نے قرآن مجید سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں اجتماعی دُعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ لجنہ کی ممبرات نے بھی ... اجلاس میں شرکت کی۔ اسی طرح ہفتہ قرآن مجید کے دوران روزانہ بعد نماز فجر "شانِ قرآن کریم" سے درس دیا جاتا رہا۔

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۲۳/۹/۸۲ کو بمقام حیدر آباد۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی۔ قاضی جماعت احمدیہ حیدر آباد نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ رفعت النساء بیگم سلمہا کا نکاح خاکسار کے بھتیجے زادہ عزیز محمد شفیع منور ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار ایک سو روپے حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پچیس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین خاکسار: محمد عظمت اللہ کرنول (آندھرا)

(۲) مورخہ ۱/۹/۸۲ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ انچارج ... ابن مکرم محمد شریف صاحب آف چارکوٹ کا نکاح مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم سعد اللہ صاحب سکندر آباد کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم مولوی صغیر احمد صاحب نے مبلغ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ خاکسار: سید وسیم احمد تیماپوری قادیان

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

(ادارہ)

فہرست نمبر (۲)

عید الاضحیہ کے موقع پر
قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

عید الاضحیہ کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لیئے رقوم بھجوائی ہیں اُن کے اسماء بغرضِ دُعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے آمین

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

ممالکِ بیرون

نام	تعداد جانور
مکرم عبد الشکور صاحب میاں زیورک	۱
" محمد طیب صاحب امریکہ	۱
احباب جماعتِ احمدیہ لنڈن	۷۵
" فضل درگاہی صاحب ماریشس	۱
" نازیا درگاہی صاحب "	۱
" یوسف مثلن صاحب "	۱
" صدیق احمد صاحب منور "	۱
" عبد العزیز سوکیہ صاحب "	۱
" لیلیٰ ثثلن صاحبہ "	۱
" گیرانی ابرے صاحب "	۱
بیگم مکرم یعقوب احمد صاحب اولیار "	۱
مکرم عبد اللطیف وارث خلی صاحب "	۱
" فضل احمد صاحب تیجو "	۱
محترمہ آمنہ تیجو صاحبہ "	۱
مکرم داؤد دہشن "	۱
" محمد عادل رامدین صاحب "	۱
" ریاض مشن صاحب "	۱
اہلیہ مکرم جہانگیر خان صاحب مرحوم "	۱
" " خدا بخش صاحب مرحوم "	۱
مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ابوظبی	۱
" اظہر احمد صاحب احمدی "	۱
اہلیہ مکرم عبد اللطیف صاحب بخش ماریشس	۱
مکرم مسعود رشید خان صاحب ابوظبی	۱
" ملک اسعد صاحب "	۱
" محمد یوسف صاحب شیخ صاحب انگلینڈ	۱
" ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب آسٹریلیا	۱
" عبد الغفار خان صاحب	۱
" محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج جنوبی امریکہ	۱
والدہ مکرم رستم محمود صاحب "	۱
ہمشیرہ " " " "	۱
بیٹی " " " " "	۱
مکرم آفتاب احمد صاحب عمران پورٹ لینڈ	۲
مکرمہ رضیہ جمیل صاحبہ امریکہ	۱
" عائشہ سوکیہ صاحبہ "	۱
" مشکوریہ موریہ صاحبہ "	۱

نام	تعداد جانور
مکرم احمد کلیم صاحب مع فیملی	۱
" عبد الحمید صاحب نیو یارک	۳
محترمہ بشریٰ مریم صاحبہ انگلینڈ	۱
مکرم میر رفیق احمد صاحب انگلینڈ	۱
" بشیر احمد صاحب شیدا صدر کمر ہینفورڈ	۱
" مرزا بشیر احمد صاحب انگلینڈ	۱
" مرزا سلیم رضا صاحب "	۱
" عبد اللطیف صاحب لون ہنسلو	۱
لجنہ اماء اللہ نورانڈ	۳
مکرم ڈاکٹر حلیم صاحب انجنیئر انڈونیشیا	۱
" ایچ۔ ایس۔ یحییٰ یونس صاحب "	۱
محترمہ خلیفہ وتوکسہ صاحبہ "	۱
مکرم عزیز بیا صاحب "	۱
" اینچ سنوسی " "	۱
" حسن محمد صاحب "	۱
اہلیہ محترمہ حسن محمد صاحب "	۱
مکرم احمد سیاری ملنگ صاحب "	۱
اہلیہ محترمہ ملنگ صاحب "	۱
" مکرم نورانی صاحب "	۱
" " پروز المسیاہ صاحب "	۱
محترمہ امینہ نصرت صاحبہ "	۱
" فوزیہ صاحبہ "	۱
مکرم مبارک احمد لاری صاحب "	۱
" ایم ستامن صاحب "	۱
محترمہ امۃ المعینہ صاحبہ "	۱
" سری سباستین " "	۱
" " تنگیارتی صاحبہ "	۱
مکرم سسنتو مسکادن صاحب "	۱
اہلیہ محترمہ " " "	۱
ابن " " " "	۱
مکرم منیر انور صاحب "	۱
" عبدل سعید صاحب "	۱
" عبدل سیوکر صاحب "	۱
محترمہ سواناہ صاحبہ "	۱
اہلیہ مکرم " "	۱
" " رتنا مولیا سمک صاحب "	۱
" " سیمی درما صاحب "	۱

نام	تعداد جانور
مکرم یدیو کسنا ستیبی صاحب انڈونیشیا	۱
اہلیہ مکرم آر۔ میمہ عبد اللہ صاحب "	۱
مکرم وی۔ وڈانا صاحب "	۱
" سیتیو سمیڈ صاحب "	۱
اہلیہ مکرم " " "	۱
محترمہ فاطمہ حنفی صاحبہ "	۱
مکرم صالح بلسفاس صاحب "	۱
" سگیادن صاحب "	۱
اہلیہ مکرم " "	۱
مکرم ڈاکٹر ایم اظہری صاحب "	۱
اہلیہ مکرم " " " "	۱
بنت " " " " " " "	۱
" " " " " " " "	۱
مکرم فردیاز ایم ظفر اللہ صاحب "	۱
" عارف وستامن صاحب "	۱
" ماراہ حفیظ صاحب "	۱
خدام الاحمدیہ بوگور "	۱
مکرم کول سیا بدر الدین برہان صاحب "	۱
" مرتو والیس ایچ صاحب "	۱
" جلال والدی صاحب "	۱
" جمال تخیلمت صاحب "	۱
اہلیہ مکرم سلیم صاحب "	۱
محترمہ ڈاکٹر ڈی عبد اللہ صاحب "	۱
مکرم ظفر رنگسا پر بابا "	۱
مکرم ایوس لطیف تیتن صاحب "	۱
اہلیہ مکرم الحاج رہیا صاحب "	۱
محترمہ حفصہ مدرسل صاحبہ "	۱
اہلیہ مکرم ہدیار اذن ڈینگاہ صاحب "	۱
جماعت سیماہی "	۱

نام	تعداد جانور
مکرم ایم آر سیفی صاحب انڈونیشیا	۱
اہلیہ مکرم ایم اتیمی بنت دانی "	۱
مکرم بینگ صاحب "	۱
" احمد سکردنو صاحب "	۱
" سیام سروری صاحب "	۱
" عبد القادر صاحب "	۱
محترمہ جوہیریا صاحبہ "	۱
" شہباتی صاحبہ "	۱
اہلیہ مکرم ایچ اے سکارجو صاحب "	۱
محترمہ نیتی رتاہ کسرماہ صاحبہ "	۱
مکرم محمد رشید رؤف صاحب "	۱
" سرداکا صاحب "	۱
" حزنی عبد اللہ صاحب "	۱
مکرم ڈاکٹر اینڈ نگ قدیر صاحب "	۱
" عبد الکریم صاحب "	۱
محترمہ کیمیرد صاحبہ "	۱

بھارت

نام	تعداد جانور
مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب لکھنؤ	۱
" برکات احمد صاحب سلیم بنگلور	۱
محترمہ نجم النساء صاحبہ سونگھڑہ	۱
خاندان محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی مرحوم کلکتہ	۳
مکرم محمد بشیر الاسلام صاحب حیدرآباد	۱
" محمد منور احمد صاحب وشاکھاپٹنم	۱
" جہانگیر لاری صاحب اندور	۱
" ناصر احمد صاحب بانی کلکتہ	۱
" محمد عبد الباسط صاحب حیدرآباد	۱
" محمود احمد صاحب بانی کلکتہ	۱

باشرح چندہ ادا کرنا ہی موجبِ برکت ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ دورۂ یورپ کے موقعہ پر ناروے میں منعقدہ مجلسِ شوریٰ میں مالی اُمور سے متعلق اُمور کی رپورٹ پیش ہونے پر احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"جہاں تک وصیت کے چندہ کا تعلق ہے اس کی شرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منظور کردہ ہے اس میں سرے سے کوئی تخفیف ہو ہی نہیں سکتی موصیوں کو چاہیئے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ شرح کے مطابق حصہ آمد ادا کریں اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ چندہ عام میں ایسے لوگوں کے لئے جو اپنے مخصوص حالات یعنی مالی بوجھ وغیرہ کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے سے مجبور ہوں سہولت کی ایک صورت پیدا ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے مخصوص حالات کی بناء پر شرح میں کمی کی درخواست کریں لیکن وہ اپنی صحیح آمدنی نہ چھپائیں اور پوری آمدنی درج کریں میں وعدہ کرتا ہوں ہر ایسی درخواست کو منظور کرکے انہیں کم شرح کے مطابق چندہ عام ادا کرنے کی اجازت دے دوں گا بغیر اجازت حاصل کئے کسی کو بھی از خود شرح سے کم چندہ ہرگز نہیں دینا چاہیئے اور نہ کوئی احمدی ایسا ہونا چاہیئے جو شرح سے نا دہندہ ہو ہمارے تمام معاملات اور کاموں کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے جس عمارت کی بنیاد تقویٰ پر نہیں وہ جتنی بلند ہوتی جائے گی اتنی ہی زیادہ خطرناک ہوتی چلی جائے گی۔" (بحوالہ اخبار بدر ۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۱)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد سے باشرح لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے بصورتِ دیگر ایسی درخواستیں مقامی مجلس عاملہ کی رپورٹ اور سفارش سے نظارت ہذا میں بھجوائی جائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

احمدیہ مسلم مشن مہاراشٹر کا احتجاج: بقیہ صفحہ ۶

اظہار بھی ضروری ہے کہ مذکورہ درسی کتب کے اسباق میں ظہور اسلام کا جو پس منظر تحریر کیا گیا ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اور کسی وقت عیسائیت سے متاثر نہیں ہوئے ان اسباق کے مرتبین کا غلطی پر ہونے کا ثبوت تو اس سے ملتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت عیسائیت میں وحدانیت کا تصور تھا ہی نہیں اور قرآن کریم خود اس کا ذکر کرتا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے وہ ضرور کافر ہو گئے۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے
(سورہ المائدہ [illegible])

ان آیات سے ثابت ہے کہ عیسائی اس وقت تثلیث کے قائل ہو چکے تھے اور توحید کا تصور مفقود ہو چکا تھا۔ پھر جو عقیدہ کسی مذہب میں موجود ہی نہیں تو اس کا قائل کرنا کیسا۔

یہ خیال بھی اتنا ہی غلط ہے جتنا پہلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی بنیاد محض عرب لوگوں کے آپسی تنازعات کو ختم کرنے کے لئے رکھی تھی۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کے قیام سے ان کے اختلافات شدید سے شدید تر ہو گئے باپ بیٹے کا اور شوہر بیوی کا دشمن ہو گیا کفر و اسلام کی ایک نئی جنگ شروع ہو گئی ایک معبود اور متعدد معبودوں کا جھگڑا شروع ہو گیا یہ اختلافات اس حد تک بڑھے کہ کفار قریش کا ایک وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے پاس ان اختلافات کے خاتمہ کی تجویز لے کر آیا کہ اگر آپ ہمارے مذہب کی تبلیغ چھوڑ دیں تو ہم آپ کو اپنا لیڈر مان لیں گے آپ کو دولت جمع کر کے دے دیں گے حسین ترین عورت جس سے آپ چاہیں شادی کر دیں گے مگر حضور نے جواب دیا "اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر رکھ دو تب بھی میں اپنے خدا تعالیٰ کی توحید کا وعظ کرنے سے باز نہیں آ سکتا"
(ابن ہشام جلد اوّل صـ ۸۸ [illegible])

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی بنیاد خالصۃً [illegible] پر ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی [illegible] ہے (وحی جبرائیل علیہ السلام فرشتہ کے ذریعہ) نازل ہوتی رہی۔ اسلام کی بنیاد ہرگز ہرگز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیالات پر نہیں اور نہ رسول کریم نے از خود اس کی بنیاد رکھی۔ اگر معترض نگاروں کو تاریخ سے ذرا بھی واقفیت ہوتی تو انہیں بخوبی علم ہو جاتا کہ حضور تو اس ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے ابتداءً تیار ہی نہیں تھے جبرائیل علیہ السلام کے بار بار اپنے سینے سے لگانے (یعنی آمادہ کرنے) پر آپ اس ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے تیار ہوئے قرآن سے تو یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کا نام تک بھی قرآنی وحی کے مطابق رکھا گیا ہے۔ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ کہ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔

اگر صرف عرب افراد کو متحد کرنے کے لئے اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہوتی تو یہ صرف "عربی مذہب ہوتا" حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ (سبا آیت ۲۹) ہم نے تجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

تیسرا اعتراض مدینہ کی طرف ہجرت فرمانے کا ہے تو یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوا جیسا کہ دوسرے انبیاء کرام کو ہجرت کرنا پڑی جن میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام شامل ہیں یا پھر ہندو روایات کے مطابق رام چندر جی کو چودہ سال بن واس کاٹنا پڑا اب اس کو بھاگنا نہیں کہا جا سکتا خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء بغیر حکم الٰہی کے کوئی کام نہیں کرتے اور جب وہ اس نوعیت کا کوئی اہم کام کرتے ہیں تو اس میں بھی کوئی مصلحت خداوندی ہوتی ہے۔

یہ تحریر بھی انتہائی مضحکہ خیز اور انتہائی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غار حرا میں بھوکا پیاسا رہنے کی یاد میں روزہ رکھتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ (البقرہ آیت ۱۸۴)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں نہ تو کوئی مسلمان روزہ رکھتا ہے اور نہ ہی اسے روزہ رکھنے کا حکم ہے۔

حرفِ آخر

آخر میں ہم ایک بار پھر مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے ذمہ داران کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ آئندہ کے لئے اس قسم کی جملہ الفاظ کے انسداد کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے ورنہ اس سے مہاراشٹر اور ہندوستان کے ہی نہیں بلکہ اکناف عالم میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کی دلآزاری ہوتی ہے ایسی ناخوشگوار باتیں آئندہ چل کر بسا اوقات بڑے سنگین نتائج کی حامل ہو جاتی ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

....

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے
ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ۔ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کروانا چاہتے ہوں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ آخر اکتوبر ۸۲ء تک دفتر ہذا کو اطلاع پہنچا دیں تا ان کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ امرتسر اسٹیشن سے بروقت ریزرو کرائی جا سکے اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو مکرم محاسب صاحب کے نام مد تفصیلی رقم بھی بھجوا دیا جائے نیز دفتر ہذا کو اپنی چٹھی میں مندرجہ ذیل امور بھی تحریر فرما دیں

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام۔ جہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے (۳) درجہ (یعنی سیکنڈ کلاس یا فرسٹ کلاس) (۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر (۶) جنس (مرد۔ عورت۔ لڑکا یا لڑکی) (۷) پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ۔ (۸) ٹرین کا نام۔ جس میں ریزرو مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

ولادتیں

(۱) — مورخہ ۱۵/۱۰/۸۲ کو مکرم خالد حسین صاحب کارکن نظارت امور عامہ قادیان کی اہلیہ کو زچگی کے کیس میں پیچیدگی پیدا ہونے پر بٹالہ سول ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں اسی روز شام میجر آپریشن کے ذریعہ پہلے بچہ کی ولادت ہوئی زچہ و بچہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ

(۲) — مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ شاہجہانپور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۹/۸۲ کو برادرم مکرم خورشید احمد صاحب میر ساکن رشی نگر (کشمیر) کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام "نزہت آراء" تجویز کیا گیا ہے نومولودہ مکرم میر عبد العزیز صاحب کی پوتی ہے۔

(۳) — مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴/۹/۸۲ کو مکرم عبد الرحمٰن صاحب راجوری ابن مکرم غلام محمد صاحب راجوری کو پہلی بچی سے نوازا ہے جس کا نام "نجمہ" تجویز کیا گیا ہے۔

(۴) — مکرم بدر الدین صاحب [illegible] کارکن دفتر بدر قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۶ر اور ۱۷ر اخاء (اکتوبر) کی درمیانی شب ایک بیٹے کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ — قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح خادم دین بنائے اور صحت و عافیت والی درازی عمر سے نوازے آمین

درخواست دعا: مکرم محمود احمد صاحب یادگیری مقیم بیدر (کرناٹک) اپنی ضعیفہ والدہ کی کامل صحت و شفا یابی، اپنی اور اہل و عیال کی سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات [illegible] (ادارہ)

"اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE 23-9302

THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/G LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ص تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"چاہیے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
ٹیلیفون نمبرز
23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے: ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!!
ہر قسم کی ڈیزل، ویسٹرن کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس، ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY-400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۔ ۴۴۴۷۱۷

ارشاد نبوی

لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ ۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ:- کوئی نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی صدقہ خیانت کے مال سے قبول ہوتا ہے !!

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"تم اللہ سے ایسی حالت میں دعا مانگو کہ خود تمہیں اس کے قبول ہونے پر یقین ہو" (جامع ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ (اللہ تعالیٰ۔ ناقل) تم پر رحم فرمائے گا" (لیکچر سیالکوٹ ص۲۶)

پیشکش:-

ملن موٹرس

محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲۔ سیکنڈ مین روڈ
سی۔ آئی۔ ٹی کالونی
مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS

34/3, 3RD. MAIN ROAD.
KASTURBA NAGAR, BANGALORE - 560026.
MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS,
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالےٰ

ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز۔ کاٹھ پورہ۔ یاری پورہ۔ کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ۸ ص۳۱)

فون نمبر ۲۹۱۶۴ — ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزرز کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا)

حیدرآباد میں — فون نمبر - ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!